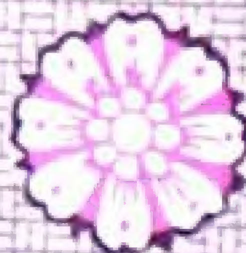
مکتوبات شریف

فقیہ العصر حضرت قاضی احمد دمانی نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ



مرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد





ادارہ معارفِ مجدد الف ثانی۔ کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

۱۴۱۸ھ / ۱۹۹۷ء

مکتوبات شریف

فقیہ العصر حضرت قاضی احمد دمانی نقشبندی مجددی علیہ الرحمہ



•

مرتبہ: پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد



ناشر: ادارہ معارف مجدد الف ثانی کراچی

دار العلوم مجددیہ نعیمیہ، ملیر، کراچی (اسلامی جمہوریہ پاکستان) فون نمبر ۹۶۹۰۰۴

فقیہہ العصر حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ تقریباً ۱۱۱۷ھ / ۱۷۰۵ء میں موضع ٹلٹی (ضلع دادو، سندھ) میں پیدا ہوئے، اسم گرامی احمد تھا، والد ماجد کا اسم شریف محمد صدیق تھا جیسا کہ خود اپنی تصنیف شوق نامہ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

اما بعد می گوید بندۂ جاں پراگندہ مفتقرالی رحمتہ ربہ الغفار احمد بن
محمد صدیق السندی [1]

ابتدائی تعلیم موضع لکّی (ضلع دادو، سندھ) کی مشہور درسگاہ میں فاضل اساتذہ سے حاصل کی، آپ کے اساتذہ میں عالم جلیل مخدوم عبدالواحد سیوستانی خاص طور پر قابل ذکر ہیں، فارغ التحصیل ہونے کے بعد حضرت قاضی احمد اسی درسگاہ میں مدرس ہو گئے اور ایک عرصہ طالبان علم کو فیضیاب فرمایا۔ بعض محققین کا خیال ہے کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ نے بھی آپ سے استفادہ کیا تھا [2]۔

موضع لکّی میں قیام کے بعد حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ دِرَم (سندھ) تشریف لے آئے۔ پھر کچھ عرصہ بعد ترک سکونت کر کے موضع کنڈی بھن (سندھ) کے قریب قصبہ میل (سندھ) میں مستقل سکونت اختیار کی۔ اس قصبے کو آپ نے خود آباد کیا، اسی لئے بعد میں اس کا نام قاضی احمد (ضلع نوابشاہ، سندھ) ہو گیا۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے ترک سکونت کا ذکر اپنے مکتوبات شریف میں اس طرح کیا ہے:۔

کوتف روئداد ایں جا بدیں نمط کہ از قریہ مسکن احقر سوائے خانہ وڈیرہ خیر اڑ۔ وڈیرہ عزت خاں اڑ ہمہ مردم اڑ کوچیدہ رفتہ در مکان میل (موضوع کنڈی بھن) خانہائے خود راست کردہ نشستہ اند و عزم ایں دعا گوئے ہم ہمیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ در ہمیں انتقال نمودہ در موضع مذکور سکونت نماید [3]

(3348/1)

ایک اور مکتوب میں فرماتے ہیں:۔

فردا روز شنبہ تا یک شنبہ ازیں جا کوچیدہ خواہد شد، لا جرم در اوقات مرجو الاجابت در درگاہ ایزد متعال مسئلت نمائید کہ حق تعالیٰ آں موضع، میل مسکن مبارک گرداند۔ [4]

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ اپنے دور کے جلیل القدر عالم و عارف تھے، حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی [5] اپنے شیخ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ [6] کے حوالے سے سلسلہ عالیہ قادریہ کے شیخ کامل حضرت محمد علی وستار علیہ الرحمہ سے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی ملاقات کا ذکر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

قدوۃ الاولیاء و الصدیقین، حجتہ الاتقیاء و المحبوبین حضرت حاجی احمد قدس سرہ یک بار احرام زیارت حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاو تعظیما بستہ بودند، در اثناء راہ مقصد زیارت زبدۃ مشائخ

کبار حضرت محمد علی صاحب دستار قدس سرہ کہ از اعاظم شیوخ
قادریہ بودند، کردند، وحال آں بود کہ شیخ موصوف از چند سال از
زاویہ خود بیروں نمی آمدند، محض بنور ولایت قدوم شریف،
ایشاں را دریافت کردہ باستقبال شتافتند و باعزاز واکرام در منزل
خود بردہ توجہات برگماشتہ [7]

اللہ اکبر عارف کامل حضرت محمد علی دستار علیہ الرحمہ کئی سال سے گوشہ نشیں تھے اور باہر نہ آتے تھے، لیکن حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی باطنی نورانیت اور کمالات کو چشم باطن سے ملاحظہ فرما کر فوراً باہر تشریف لائے، گرمجوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا اور پھر جو دینا تھا دیا۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ اپنے دور کے امام اعظم ثانی تھے، ان کے سوانح نگاروں نے امام اعظم ثانی لکھا ہے۔ چناں چہ دلیل الذاکرین میں لکھا ہے:۔

سندھ کے اس دور کے ایک متبحر عالم قاضی احمد کہ جن کو ان کے
علم و فضل کی وجہ سے امام اعظم ثانی کہا جاتا تھا۔ [8]

وہ حکومت وقت کی طرف سے عہدہ قضا پر بھی مامور تھے، [9] اس لئے ان کو "قاضی" کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔۔۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے شیخ طریقت حضرت خواجہ محمد زماں شاہ علیہ

الرحمہ (لواری شریف، سندھ) کی رفعت و عظمت کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر گر بخشانی حضرت قاضی احمد کی فضیلت علمی کا ضمناً اس طرح حوالہ دیتے ہیں:-

> اسی زمانے کے زبردست عالم اور فاضل سید محمد اور قاضی احمد (علیہما الرحمہ) بار بار کہتے تھے کہ اتنے علم و دانش کے ہوتے ہوئے بھی ہم اپنے آپ کو آپ کے سامنے اس بچے کی طرح سمجھتے ہیں جو ابھی ابھی مکتب میں داخل ہوا ہو [۱۰]

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ زیارت حرمین شریفین اور حج سے مشرف ہوئے۔ آپ کے صاحب زادے حضرت مولانا محمد صالح علیہ الرحمہ اور حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہما الرحمہ کے بیانات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ زیارت حرمین طیبین اور حج بیت اللہ شریف سے سرفراز ہوئے۔۔۔ مولانا محمد صالح شوق نامہ کے دیباچے میں فرماتے ہیں:-

> در اثناء راہ حرمین الشریفین زادھما اللہ شرفاً و تعظیماً کہ از کثرت الجذبات محبت و فرط اشواق و اذواق ایں سفر کہ پائے پیادہ اختیار نمودہ [۱۱]

حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے حوالے سے یہی تحریر فرمایا ہے۔ [۱۲]

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء) [۱۳] سے بیعت تھے اور آپ ہی سے اجازت و خلافت حاصل تھی۔ مکتوبات شریف کے مطالعہ سے پتا چلتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ نے اس سلسلے میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی مدد فرمائی چناں چہ مولانائے موصوف کے نام ایک مکتوب مں آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

فقیر از سرتا پائے مرہونہ منت شما است۔۔۔ فی الجملہ وسیلہ وصول مطلوب حقیقی بودید، وسیلہ محبوب از ہمہ چیز، چہ نفس، چہ مال، چہ اولاد محبوب تر باید داشت، پس گویا شما ہم یک وسیلہ وصول ما بودید:۔

اگر ہر موئے من گردد زبانے
زتو رانم بہر یک داستانے [۱۴]

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد امین علیہ الرحمہ کا تعلق صوبہ پنجاب سے تھا .چناں چہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے اپنے خلیفہ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے ذریعہ ان کو ایک پیغام بھجوایا اور تحریر فرمایا:۔

و دیگر آں چہ لائق اظہار نہ بود بسیادت و صفوت مرتبت، حقائق و معارف آگاہ میاں حسین شاہ فھمانیدہ شد، انشاء اللہ تعالی شمارا

خواہد فہمانید [15]

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، اپنے مرشد طریقت حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ مثلاً ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں:۔

بازبشتاب روانہ بصوب لواری شریف گردیدہ [16]

دوسرے مکتوب میں فرماتے ہیں:۔

بعد سلام سنت اسلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ بعد مضی ماہ رمضان مبارک عزم زیارت مرشد السالکین، قطب الاقطاب حضرت مرشد جیو قدس سرہ کہ در لواری شریف است بالجزم است، دعا کنند کہ بخیریت سفر کردہ بزیارت مزار مبارک فائز گردیدہ بسلامت مراجعت نمودہ شود۔ [17]

خواجہ محمد زمان علیہ الرحمہ کے علاوہ سلسلہ عالیہ قادریہ میں حضرت محمد علی دستارؒ علیہ الرحمہ سے بھی اجازت و خلافت حاصل تھی۔ چناں چہ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ نے حضرت محمد علی دستار کی خدمت میں حضرت قاضی احمد کی حاضری اور شرف خلافت و اجازت سے نوازے جانے کا اس طرح ذکر کیا ہے:۔

زبدۃ مشائخ کبار حضرت محمد علی صاحب دستار قدس سرہ---با عزاز و اکرام در منزل خود بردہ توجہات برگماشتہ۔ چناں کہ

در آں وقت تاثیر توجہ کاملہ ایشاں در دیوار وسقف مرتقی می شد اما از کمال سعت مشربی حضرت حاجی احمد آں ہمہ القا بمنزلہ قطرہ نسبت بمحیط می نمود تاکہ دادند آں چہ دادند و بارشاد ایں طریقہ (قادریہ) نواختند۔ ۱۸

حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ اسی مکتوب میں فرماتے ہیں کہ شیخ جس خاندان میں بیعت ہو خلیفہ کو چاہیئے کہ اسی خاندان کو فروغ دے خواہ اس کو دوسرے خاندان میں اجازت ہو۔ چناں چہ استدلالاً حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وباوجود ایں ہمہ سند کہ حضرت حاجی احمد بارشاد ایں طریقہ (قادریہ) مجاز شدہ بود گاہے بترویج طریقہ علیہ قادریہ لب نمی کشود۔ ۱۹

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ، حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے برگزیدہ خلیفہ تھے جن کا روحانی فیض دور و نزدیک پھیلا۔۔۔ بلوچ خاں نے فردوس العارفین میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے پیر بھائی حافظ ہدایت اللہ علیہ الرحمہ (جو چالیس برس تک خواجہ محمد زماں شاہ علیہ الرحمہ کی خدمت میں رہے) کے حوالے سے حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے ممتاز خلفاء کے حالات بیان کئے ہیں، ان میں ان خلفاء

کے نام ملتے ہیں:-

۱۔ شیخ عبدالرحیم گرہوڑی علیہ الرحمہ

۲۔ خواجہ حاجی ابو طالب اکھامانی علیہ الرحمہ

۳۔ حاجی صالح سکرنڈی الکہرائی علیہ الرحمہ

۴۔ خواجہ سیف اللہ حاجی ہدایت اللہ علیہ الرحمہ

۵۔ شیخ حاجی طاہر علیہ الرحمہ

۶۔ خواجہ مومن مست علیہ الرحمہ

۷۔ شیخ الیاس علیہ الرحمہ

۸۔ شیخ محمد عیسٰی علیہ الرحمہ

۹۔ شیخ محمود مست علیہ الرحمہ

۱۰۔ حافظ سچیدنہ علیہ الرحمہ۔ [۲۰]

تعجب ہے کہ بلوچ خاں نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا ذکر نہیں کیا، ممکن ہے کہ شیخ کے زمانہ حیات میں حضرت قاضی احمد اتنے مشہور معروف نہ ہوں اور شہرت و مقبولیت بعد میں حاصل ہوئی ہو۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا فیض دور و نزدیک پھیلا۔ آپ کے خلفاء میں حضرت شاہ حسین مکان شریفی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۴۲ھ / ۱۸۲۶ء) نہایت ہی

جلیل القدر خلیفہ تھے۔ ایک روایت کے مطابق حضرت موصوف کے خلفاء کی تعداد ۳۰۰ سے متجاوز تھی۔۔۔۔ حضرت شاہ حسین تقریباً ۱۲۰۹ھ / ۱۷۹۴ء میں حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ سے بیعت ہوئے اور ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء تک مستفیض ہوتے رہے پھر اجازت و خلافت سے نوازا گیا۔ سنہ مذکور ہی میں زیارت حرمین و شریفین اور حج کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ تقریباً ۱۲۲۰ھ / ۱۸۰۵ء میں آپ نے سلسلہ بیعت و ارشاد کا آغاز فرمایا [۲۱]۔۔۔۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی حیات ظاہری میں برابر حاضر ہوتے رہے چناں چہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف سے اس کا اندازہ ہوتا ہے۔ [۲۲]

حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے خلفاء میں حضرت سید امام علی شاہ مکان شریفی علیہ الرحمہ (م۔ ۱۲۸۲ھ / ۱۸۶۵ء) نہایت ہی عظیم المرتبت خلفیہ تھے۔ اور اس عہد کے فاضل جلیل اور عارف کامل تھے۔ آپ کے ذریعہ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کا سلسلہ ہندوستان اور پاکستان میں خوب پھولا پھلا۔ مندرجہ ذیل علماء و مشائخ اسی دریائے معرفت کے فیض یافتہ تھے۔۔۔۔ یہ فقیر اس سلسلۂ عالیہ سے وابستہ ہے۔

۱۔ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ

۲۔ حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ [۲۳]

۳۔ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ [۲۴]

۴۔ حضرت سید صادق علی شاہ علیہ الرحمہ (خلف اکبر حضرت سید امام علی شاہ)[۲۵]

۵۔ حضرت مفتی محمد مسعود شاہ علیہ الرحمہ (جد امجد حضرت مفتی محمد مظہر اللہ شاہ علیہ الرحمہ)[۲۶]

۶۔ بابا امیر الدین علیہ الرحمہ [۲۷]

۷۔ حضرت مولانا رکن الدین شاہ علیہ الرحمہ [۳۰]

۸۔ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری علیہ الرحمہ [۲۸]

۹۔ مفتی اعظم شاہ محمد مظہر اللہ علیہ الرحمہ [۲۹]

۱۰۔ حضرت میاں غلام اللہ شرقپوری علیہ الرحمہ

۱۱۔ حضرت مفتی محمد محمود صاحب الوری علیہ الرحمہ

۱۲۔ صاحب زادہ میاں محمد جمیل احمد شرقپوری

۱۳۔ علامہ مفتی محمد مظفر احمد علیہ الرحمہ

۱۴۔ علامہ مفتی محمد مشرف احمد علیہ الرحمہ

۱۵۔ حافظ قاری محمد احمد علیہ الرحمہ

۱۶۔ صاحب زادہ مفتی ابو الخیر محمد زبیر

۱۷۔ حکیم قاضی مشتاق احمد حیدری مدظلہ العالی

۱۸۔ ابوالسرور محمد مسرور احمد وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ نے سو سال سے زیادہ عمر پائی اور ۱۶ ذیقعدہ ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کو موضع قاضی احمد (ضلع نواب شاہ، سندھ) میں آپ کا وصال ہوا۔ محمد امین نقشبندی نے یہ قطعہ تاریخ وفات لکھا ہے:۔

جنید وقت خود مخدوم مرحوم
بجنت رفت رب اغفرہ و ارحم
چو در علم طریقت پیشوا بود
شدہ تاریخ وصلش "پیر اعظم" ۲۱

۱۲۲۳ھ

دوسرے مادہ ہائے تاریخ یہ ہیں:۔

ع شاہ شمس جہاں بود سایہ فردوس

ع لقد جائت رسل ربنا بالحق

ہر سال ۱۵ اور ۱۶ ذیقعدہ کو موضع قاضی احمد میں آپ کا عرس شریف ہوتا ہے اور دور و نزدیک سے مریدین و معتقدین شریک ہوتے ہیں۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی اولاد کے بارے میں تفصیلات معلوم نہ ہو

سکیں البتہ مکتوبات شریف اور شوق نامہ کے مطالعہ سے اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے ایک صاحب زادے تھے جن کا نام محمد صالح تھا۔ اور عالم و عارف تھے۔ ان کے علاوہ آپ کے ہاں ایک صاحب زادی بھی تولد ہوئی تھیں۔ دوسرے عزیز واقارب کے نام بھی مکتوبات شریف میں ملتے ہیں ممکن ہے ان میں بھی بعض فرزندان حقیقی اور فرزندان نسبتی ہوں۔ بہرکیف مولانا محمد صالح کے بارے میں حتمی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ وہ آپ کے فرزند ارجمند تھے۔

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ ایک مکتوب گرامی میں پیر محمد جیو علیہ الرحمہ کو مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ کی شادی کی دعوت دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

شادی برخوردار محمد صالح بتاریخ بیست وہفتم شہر حال شب سہ شنبہ مقرر است۔ امید کہ مہربانی کردہ بتاریخ مذکور مع قبائل آمدہ شریک شادی شوند و فقرائے آں جاں را کہ وابستگان ایں دعاگو است ہمراہ آرند۔ [۳۲]

مولوی محمد صالح علیہ الرحمہ نے حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق نامہ کا دیباچہ لکھا ہے۔ اس میں فرماتے ہیں:۔

ایں فقیر قلیل البضاعتہ اعنی فقیر محمد صالح کہ در صورت فرزند حضرت ایشاں جیو (قاضی احمد) است و در حقیقت غلام غلاماں۔ [۳۳]

ایک مکتوب گرامی سے صاحب زادی کی ولادت کا پتا چلتا ہے:۔

جان من ! در خانہ احقر در ماہ شوال عاجزہ یعنی صبیہ زائیدہ است [۴۴]

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے ان عزیزوں کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں:۔

(۱) میاں عبدالستار (مکتوب نمبر ۲۰)

(۲) میاں عبدالحکیم (مکتوب نمبر ۲۸)

(۳) امام الدین (مکتوب نمبر ۳۲)

(۴) محمد علی وغیرہ وغیرہ

حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصانیف میں سر دست مکتوبات شریف اور شوق نامہ کا علم ہو سکا لیکن قیاس یہی کہتا ہے کہ آپ کی اور تصانیف بھی ہوں گی کیوں کہ آپ اپنے وقت کے جلیل القدر عالم و عارف تھے اور معلّم و مدرس بھی۔۔۔

مکتوبات شریف کا قلمی نسخہ موجودہ سجادہ نشیں حضرت پیر فیض محمد صاحب مدظلہ کے پاس محفوظ تھا۔ حضرت سید امام علی شاہ علیہ الرحمہ کے پر پوتے حضرت مولانا منظور احمد مکان شریفی علیہ الرحمہ جب خانقاہ قاضی احمد میں حاضر ہوئے تو حضرت سجادہ صاحب موصوف سے یہ نسخہ اپنے ہمراہ پنجاب (ساھیوال) لے گئے جہاں آپ مقیم تھے۔ کچھ عرصے بعد آپ کا وصال ہو گیا اور اس قلمی نسخے کے بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ حسن اتفاق حضرت سجادہ صاحب نے اس نسخے کی نقل کرالی

تھی۔ یہ نقل مولوی فضل اللہ نے ۱۳ مارچ ۱۹۶۸ء کو مکمل فرمائی۔۔۔

۳ مارچ ۱۹۷۸ء کو راقم حضرت سجادہ صاحب سے ملاقات اور زیارت روضہ شریف کے لئے قاضی احمد حاضر ہوا۔ حضرت سجادہ صاحب نے ازراہ عنایت و کرم یہ نقل مرحمت فرمائی جس سے استفادہ کر کے یہ مقالہ مرتب کیا گیا اس نقل شدہ نسخے میں بعض مقامات پر اغلاط محسوس ہوتی ہیں لیکن چوں کہ مکتوبات کا کوئی دوسرا صحیح نسخہ نہ مل سکا اس لئے تصحیح نہ کی جا سکی۔ اس نقل شدہ نسخے کے ساتھ حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کی تصنیف شوق نامہ بھی ہے جو نظم و نثر میں ہے اور موضوع تصوف ہے۔ شوق نامہ دوران حج جذبات شوق و محبت میں قلم بند کیا گیا ہے اس لئے نہایت ہی اثر انگیز ہے۔ حضرت قاضی احمد کے صاحب زادے مولوی محمد صالح نے بعض عبارات کی تشریح کی ہے۔ جہاں کہیں اس قسم کا تشریحی و توضیحی اضافہ ہے وہاں "اقول" لکھ کر متن سے علیحدہ کر دیا گیا ہے۔

مکتوبات شریف میں سنین کا اہتمام نہیں رکھا گیا۔ لیکن ایسے شواہد موجود ہیں جن سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ مکتوبات حضرت خواجہ محمد زماں علیہ الرحمہ کے وصال (۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۵ء) کے بعد لکھے گئے ہیں۔ حضرت قاضی احمد کا وصال ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء میں ہوا۔ اس طرح مکتوبات شریف ۱۱۸۸ھ / ۱۷۷۴ء اور ۱۲۲۳ھ / ۱۸۰۸ء کے درمیان لکھے گئے ہیں۔

مکتوبات شریف کے مکتوب الیہم کئی حضرات ہیں جن کے اسماء گرامی یہ ہیں:-

(۱) مولوی محمد امین (مکتوب نمبر ۱، ۲)

(۲) پیر محمد جیو[۳۵] (مکتوب نمبر ۱، ۲، ۶، ۳۶ اور ۳۷ کے علاوہ تمام مکتوبات انھیں کے نام ہیں)

(۳) فیض محمد جیو (مکتوب نمبر ۸)

(۴) ملا محمد احسن و ملا محمد عارف (مکتوب نمبر ۱۷)

(۵) وڈیرہ شاہ محمد (مکتوب نمبر ۳۷)

(۶) میاں مٹھل (مکتوب نمبر ۳۶)

مکتوبات شریف کے مطالعہ سے اس عہد کے علماء وصوفیہ اور شرفاء و رؤساء کے نام بھی معلوم ہوتے ہیں۔ مندرجہ ذیل نام مکتوبات شریف میں آتے ہیں:-

(۱) حضرت ایشاں جیو (۲) مولوی محمد یار (۳) نصیر کر گیچ (۴) شیخ عبدالرحیم گریہ (۵) میاں صدر الدین (۶) وڈیرہ خیر اتڑ (۷) وڈیرہ عزت خاں اتڑ (۸) ملا محمد احسن (۹) ملا محمد عارف (۱۰) سید میر محمد بقا شاہ (۱۱) میاں مٹھل (۱۲) شہاب الدین (۱۳) فیض محمد (۱۴) میاں جیل (۱۵) وڈیرہ محمد حیات (۱۶) وڈیرہ شاہ محمد (۱۷) میاں عبدالجلیل (۱۸) میاں نظر علی (۱۹) میاں سید علی اکبر عارف (۲۰) بہادر خاں (۲۱) سلطان (۲۲) حاجی مراد (۲۳) محمد ابو الحسن (۲۴) میاں

اسمٰعیل

اب ہم حضرت قاضی احمد علیہ الرحمہ کے مکتوبات شریف پیش کرتے ہیں جو اسرار و معارف کا خزینہ اور علم و حکمت کا گنجینہ ہیں:-

نوٹ:- یہ مقالہ سترہ سال قبل ۱۹۷۹ع میں قلم بند کیا گیا تھا، عدیم الفرصتی کی وجہ سے بغیر کسی ترمیم و اضافے کے شائع کیا جا رہا ہے۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

۸/ رمضان المبارک ۱۴۱۷ھ

۱۸/ جنوری ۱۹۹۷ء

(کراچی۔ سندھ)

حواشی و حوالہ جات

۱۔ قاضی احمد: شوق نامہ مکتوبہ ۱۹۶۸ء، قلمی

۲۔ مولانا زید ابوالحسن فاروقی فاضل جامعہ ازہر (مصر) اس خیال کے مؤید ہیں۔ (بحوالہ مکتوب مفتی محمد مکرم احمد از دہلی محررہ ۲۰ فروری ۱۹۷۸ء)

نوٹ:- حضرت شاہ ولی اللہ کا وصال ۱۱۷۶ھ/۱۷۶۳ء میں ہوا اور حضرت قاضی احمد کا ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء میں، گویا استاد کا انتقال، شاگرد کے ۴۸ برس بعد ہوا۔ اس تفاوت زمانی کے پیش نظر حتمی طور پر یہ کہنا مشکل ہے کہ حضرت شاہ صاحب، حضرت قاضی صاحب کے شاگرد تھے۔ مسعود

۳۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ٦

۴۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۱۰

حضرت امام علی شاہ (۱۲۱۲ھ / ۱۷۹۷ء تا ۱۲۸۲ھ / ۱۸٦۵ء) جلیل القدر عالم و عارف تھے، مزار مبارک مکان شریف (ضلع گورداسپور، مشرقی پنجاب، بھارت) میں واقع ہے۔ مسعود

٦۔ حضرت شاہ حسین (۱۱۸۰ھ / ۱۷٦٦ء تا ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء) حضرت قاضی احمد کے جلیل القدر خلیفہ تھے۔ مزار مبارک مکان شریف میں ہے۔ مسعود

۷۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۰ء، مکتوب نمبر ۱

۸۔ اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۵ء، ص ۳۰۷

۹۔ محمد امین نقشبندی: اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور، ۱۹۵۱ء، ص ۱۳۰

۱۰۔ ڈاکٹر گر بخشانی: اولیاء لواری شریف (مترجمہ عبدالکریم جان محمد تالپور)، شائع کردہ لواری شریف، ۱۹۷۵ء

۱۱۔ قاضی احمد: شوق نامہ (قلمی) دیباچہ از مولانا محمد صالح

۱۲۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، مطبوعہ لاہور ۱۹۴۰ء، مکتوب نمبر ۱، ص ۵

۱۳۔ تفصیلی حالات کے لئے مندرجہ ذیل مآخذ سے رجوع کریں۔

(ا) نظر علی: مرغوب الاحباب (قلمی) مولفہ ۱۲۷۳ھ / ۱۸۵٦ء

(ب) بلوچ خاں: فردوس العارفین (قلمی) مولفہ ۱۲۰۱ھ مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء

(ج) عبدالرحیم گرہوڑی: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زماں، (قلمی) مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء

(د) محمد بلال: ملفوظات حضرت خواجہ محمد زماں، (قلمی) مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ / ۱۸۸۱ء

(ہ) محمد سعید: صقال الضمائر و المسامرۃ للسرائر، (مولفہ ۱۳۰۳ھ) مطبوعہ بمبئی ۱۳۱۲ھ / ۱۸۹۴ء

(و) اعجاز الحق قدوسی: تذکرہ صوفیائے سندھ، مطبوعہ کراچی ۱۹۷۵ء

۱۴۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی)، مکتوب نمبر ۱

۱۵۔ ایضاً، مکتوب نمبر ۱

۱٦۔ ایضاً، مکتوب نمبر ٦

۱۷۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف، مکتوب نمبر ۲۴

۱۸۔ محمد فضل نعیم: مکتوبات قطب ربانی، ص ۵،٦

۱۹۔ ایضاً، ص ۶

۲۰۔ بلوچ خاں: فردوس العارفین (قلمی) مولفہ رمضان المبارک ۱۲۰۱ھ، مکتوبہ محمد بلال ۱۲۹۹ھ

۲۱۔ قائم الدین قانون گو نے ذکر مبارک (مطبوعہ امرتسر ۱۹۴۰ء) کے نام سے ایک کتاب لکھی تھی جس میں حضرت شاہ حسین علیہ الرحمہ کے مفصل حالات آگئے ہیں۔۔۔۔ پروفیسر معراج الدین قریشی نے بعنوان "خاندان ذیشان" ایک مقالہ قلم بند کیا تھا جو ماہنامہ الجامعہ (جامعہ محمدی شریف، شمارہ اگست و ستمبر ۱۹۷۶ء) میں شائع ہو گیا ہے۔ اس مقالے میں حضرت کے مجمل حالات آگئے ہیں۔ مسعود

۲۲۔ ملاحظہ ہو مکتوبات حضرت قاضی احمد، مکتوب نمبر ۱

۲۳۔ (ا) قایم الدین: ذکر مبارک، مطبوعہ امرتسر ۱۹۴۰ء

(ب) معراج الدین: خاندان ذیشان، مطبوعہ الجامعہ (جامعہ محمدی شریف، جھنگ)، شمارہ اگست و ستمبر ۱۹۷۶ء

۲۴۔ (ا) محمد مسعود احمد: تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

(ب) محمد ابراہیم: خزینہ معرفت، مطبوعہ ۱۹۳۱ء

(ج) غلام سرور لاہوری، مفتی: حدیقۃ الاولیاء، لاہور ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء، ص ۱۴۳۔۱۴۵

۲۵۔ (ا) محمد مسعود احمد: تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۹ء

(ب) صادق علی شاہ: تفسیر صادقی (قلمی) مکتوبہ ۱۳۴۹ھ

(ج) غلام سرور لاہوری، مفتی: حدیقۃ الاولیاء، لاہور ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۶ء، ص ۱۴۵

۲۶۔ (ا) محمد مسعود احمد: تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی

(ب) محمد مسعود احمد: مقدمہ فتاویٰ مسعودی (زیر طبع)

(ج) اولیائے نقشبند نمبر، ماہنامہ نور اسلام (شرقپور)، جلد دوم، ۱۹۷۹ء، ص ۳۸۳

۲۷۔ محمد امین شرقپوری: اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۱ء

۲۸۔ محمد امین شرقپوری: اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۱ء

۲۹۔ (ا) محمد مسعود احمد: تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی، ۱۹۶۹ء

(ب) محمد مسعود احمد: حیات مظہری، مطبوعہ کراچی، ۱۹۷۴ء

(ج) آفتاب احمد قریشی: تحریک پاکستان کے کارکن، (زیر طبع)

(د) اولیائے نقشبند نمبر، ماہنامہ نور اسلام (شرقپور)، جلد دوم، ۱۹۷۹ء، ص ۳۹۱

۳۰۔ (ا) محمد مسعود احمد: تذکرہ مظہر مسعود، مطبوعہ کراچی

(ب) محمد محمود مفتی: مصباح السالکین فی احوال رکن الملتہ والدین، مطبوعہ دہلی ۱۹۳۶ء
۳۱۔ محمد امین نقشبندی: اولیائے نقشبند، مطبوعہ لاہور ۱۹۵۱ء، ص ۱۳۷

نوٹ:۔ درگاہ شریف کے موجودہ سجادہ نشین پیر فیض محمد صاحب نے ایک ملاقات میں سنہ وفات ۱۲۲۵ھ بیان فرمایا۔ واللہ اعلم۔ مسعود

۳۲۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف (قلمی) مکتوب نمبر ۲۲
۳۳۔ قاضی احمد: شوق نامہ، (قلمی)
۳۴۔ قاضی احمد: مکتوبات شریف، مکتوب نمبر ۳۲

نوٹ:۔ خلفاء میں یہ حضرات قابل ذکر ہیں (۱) حضرت شاہ حسین (۲) سید میاں نور شاہ کنڈائی (۳) مخدوم میاں عبدالوالی (۴) میاں عبدالکریم پگارہ رحمھم اللہ (اولیائے نقشبند، ص ۱۳۶)

۳۵۔ پیر محمد جیو، حضرت قاضی احمد یا ان کے مرشد حضرت محمد زماں شاہ کے خلیفہ معلوم ہوتے ہیں، ایک مکتوب میں ان کو "زبدۃ الخلفاء" تحریر فرمایا ہے۔ مسعود



مکتوب ۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ ذی طول والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمدن المصطفےٰ وآلہ واصحابہ الکرام ذو الفضل العظیم علی التخصیص والتعمیم فضائل و کمالات دستگاہ، حقائق و معارف آگاہ، دقائق مرتبت و کوائف منزلت، جامع المعقول والمنقول، حاوی الفردع والاصول، زبدۃ العارفین، قدوۃ الواصلین اعنی مولوی محمد امین ہموارہ از تلوینات و تعلقات شتّٰی ماسوی نجاۃ یافتہ بکلیت خود متوجہ احدیت صرف باشند۔ بعداز تبلیغ مراسم مسنونہ شوقیہ و تقدیم رواحل دعوات اجابت مقرونہ کہ خلاصہ تحفہ فقرائے دعاگویان باللہ است مشہود رائے فیض پیدائے می گرداند۔ مکرمت نامہ تلطف آموز کہ از ہر لفظش رائحہ امید بمشاگمئی جاں فائز گردانیدہ مرحمت فرمودہ در زمان اسعد آوان امجد کالوحی من السما۔ از تتق غیب بر منصتہ ظہور جلوہ گر کردہ باعث خورمی و خورسندی گردیدہ، مضمون آں ہمگی پیرایہ معلومیت پوشیدہ ابواب فرحت و نشاط، اسباب بہجت وانبساط کشادہ و آمادہ ساخت، حق سبحانہ و تعالیٰ آں کان علم و حلم را بایں چنیں توجہات یا د آوری ہا فقرائے دیر گاہ سلامت دارد بحرمتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وآلہ الامجاد۔

الحمد للہ والمنتہ کہ خواص از یاد گیری عوام فارغ نیستند و بہتراز پرورش کہتراں خود را معاف نمی دارند، استفسار از حقیقت نہایت کار اکابر ایں طریقہ علیہ نقشبندیہ

قد سنا اللہ تعالی بفیوضات اسرار ہم و متعنا اللہ تعالی بفیوضاتھم و کمالاتھم بصدقہ حبیبہ الف الف صلوۃ والتسلیمات

نوشتہ بودند مخدوما، مکرما فقرائے نامراداں راچہ یارا کہ بامثال ایں چنیں سخنان در ناسفتہ لب کشایم و میانجی راچہ قدرت کہ در رکاب شاہاں، پا زند و پروانہ راچہ مجال کہ با شمع براق دم زند وما مھجوراں راجز عجز و قصور معرفت و حرمان و خرابی احوال خود چہ نصیب و نسبت اکابر مشائخ ایں طریقہ علیہ بس بلند و اعلی است۔ از گنجائش تحریر و تقریر برون، ملک مرکب عقل و فکر و مرغ وہم و خیال و توہم ایں جالنگ ووالہ و حیران محض بجز حق سبحانہ و تعالی براو مطلع نہ درویشاں قدس سرہم خود بخود از روئے آداب در نھایت خود عاجزاند، پس دیگر راچہ رسد کہ بآں راز افشا نماید؟ چرا کہ نسبت ایں اکابر رضوان اللہ علیہم بیچون و بیچگونہ است، حضرت خواجہ امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ نوشتہ ست کہ "نسبت ایں طریقہ علیہ در رنگ منتسب الیہ بیچون و بیچگونہ است" انتھی---پس چوں از بیچگونہ چہ گوید؟ و ممکن از واجب تعالی و تقدس چہ نویسد لیکن بحسب اجابت ایشاں چوں فقیر از سرتا پائے مرہونہ منت شما است چرا کہ بعضے زماں حضرت قدوۃ الواصلین، زبدۃ العارفین الذی یعجز عن وصفہ اللسان ھادی طریق اندراج النھایۃ فی البدایۃ حضرت صاحبان مارا در وقت بعضے امراض معالجہ دوائی می ساختند و ایشاں قدس سرہم ازاں مرض بفضل و عنایت خداوندی جل شانہ شفائے

کامل می یافتند۔ ورا۔ ماضعفا۔ ناقصان حزاران ببرکت صحبت و توجہات بے غایات ایشاں از آلہ باطلہ آفاقی و انفسی نجاۃ می یافتند و نفس خبیث ماکہ بخبث و انانیت موصوف است و دراین از ابلیس گزشتہ بود مزکی و مطہر می شد فی الجملہ وسیلہ وصول مطلوب حقیقی بودید، وسیلہ محبوب از ہمہ چیز چہ نفس، چہ مال، چہ اولاد، محبوب تر باید داشت پس گویا شما ہم یک وسیلۃ وصول ما بودند:۔

اگر ہر موئے من گردد زبانی
زتو رانم بہریک داستانے

ناچار از امتثال امر شما چارہ نبود لھذا بتمام شرمندگی و انفعال بہ چند کلمات کہ در حوصلہ آمد جرات نمودہ باید کہ بگوش ہوش استماع آں نماید و ہرگز سر سر می ندانند واللہ تعالی ھو الموفق و المعین وھو یحق الحق و یھدی السبیل و یزھق الباطل و الیہ سبیل الرشاد۔

مخدوما! نوشتہ بودند کہ "چند علامت بر نھایتہ" انتھی۔ نسبت ایں طریقہ علیہ می نویسند ہر چند بر سہو و خطا رفتہ باشند، اصلاح فرمایند۔ و نوشتہ بودند کہ فی المکاتیب المجددیہ قدس سرہ "علامت شناختی متوسط و منتھی آنست کہ سالک را غیر از حق سبحانہ و تعالی ہیچ با ئستے نماندہ باشد" و فی المکاتیب المعصومیہ قدس سرہ "سالک تادر بند ارادت خود است، مرید خود است، و چوں از ارادات و مرادات خود وارہد و بارادات او تعالی قائم شود مقام شیخی را شاید انتھی۔ جان من! برائے ہر شے شیوۂ دید علاحدہ است

8657/0

و تجلی مقام خاص و آنچه ازیں عبارات اول نوشته اند منشاء آن تجلی فعلی ست، علامت آں فناء قلب است فقط لاغیر و صورت ولایت ست حقیقت ولایت هنوز کارے دیگر ست که مربوط بفناء واطمینان نفس اماره است ۔ فناء نفس کماینبغی بتمامیت ولایت کبری است که ولایت انبیاء است علیہم الصلوۃ والتسلیمات ۔ در ولایت صغری ہر چند باطمینان می آید رسید لیکن بکلیت خود از طغیان و سرکشی باز نمی آید چناں چه اصحاب ایں ولایت فرموده ہر چند که مطمئن گردد و منشاء عبارت ثانی مقام رضا است و آنچه نوشته شده است که مقام شیخی را شاید تفصیل آن آنست که اگر مرشد مکمل حق مرید خود را استعداد یک دو درجه دید اجازه تعلیم طریقت فرماید جائزست بلکه در حق مرید مذکور احسن است که در تربیت طالبان بگرمئ توجه و حلقه ترقی نموده بنقطه نہایت رسد لیکن باید که خیال کمال خود نه کند و نقص خود را نصیب عین دارد تا در کارخانه او خلل نافتد من وجه کامل است واز وجه حالت خود ناقص است، فی الحقیقت کامل است، شیخی بسیار نازک تراست و پُر خطر و امر عظیم، طالب حق را باید که ازیں امر جلیل پر خطر مانند از کما گریزاں باشند مگر از امتثال مُرشد مکمل و یا پیغمبر ما صلی اللہ علیہ وسلم و یا خدائے ما تبارک و تعالیٰ، چاره نبود و بغیر اجازت یکے از ینها دریں امر خطیر قدم نهادن خیانت و ممنوع است قال اللہ تعالیٰ لا تخرج الخلق من الظلمات الی النور الا باذن اللہ ربہ و ایں جا خواب و خیال معتبر نیست، کشف صحیح و الهام صریح در کار است و

طالبان و صادقان حق و واصلان مرتبہ نہایتہ محض برائے امتثال امر و خوف ضیاع حقوق خلق و عتاب حق تعالی ایں امر جلیل اختیار می کنند، روزے حضرت صاحبان ما قدس سرہ می فرمودند کہ بارہا می خواہم کہ از ہمہ این و آن دست افشاں شدہ محض بخلوت خانہ خاص چند روز عمر بگزرانیم لیکن از خوف عتاب ایزدی جل سلطانہ کہ مبادا از اضیاع حقوق خلق وارد شود ایں امور اختیار نمودہ روز و شب درمیان جماعت و مسجد می نشینیم انتھی۔

نوشتہ بودند کہ صاحب رشحات شیخ ابو طالب مکی قدس سرہ فرمودند کہ "جہدے کن کہ ترا ہیچ بائستے غیر حق سبحانہ و تعالی نماند چوں چنیں شدی کار تو تمام شد" انتھی فی شرح مشکوۃ شریف للشیخ علی قاری رحمتہ اللہ تعالی علیہ اذا یتیقن العبد ان الامر کلہ للہ تعالی ولا نفع ولا ضرر الا من اللہ ولا عطاء ولا منع الا من اللہ تعالی و صبر علی بلائہ و شکر علی نعمائہ فصار من عمدۃ الاولیاء و زبدۃ الاتقیا انتھی۔۔۔۔ دیگر عبارت رسالہ حبل المتین للشیخ عبدالوہاب ہم بدیں مضمون نوشتہ بودند و باز عبارات رشحات نوشتہ بودند یکے آں کہ اگر بیان آنکس کہ لقمہ حلوا در دھن تو نہد و در آں کس سیلی بر قفائے تو زند فرق کنی علامت تست انتھی۔۔۔۔ رشحہ ہر طالبے را کہ از خواری دشنام مردم خوش بر نیاید ہر گز بوے از مردانہ بخشیدہ و معانی بمشام جان او نرسیدہ۔ الخ۔۔۔۔ و علی حذالقیاس عبارات را جمع نمودہ نوشتہ بودند۔ مہربان من! ایں

ہمہ شروط ایں راہ اند۔ چناں چہ نسیان ماسوی و کسر نفس وغیرہ لیکن مرتبہ نھایت ایں اکابر بس بلند و عالی است۔ از عبارات شیخ ابو طالب مکی و شیخ علی قاری ورشحات چہ دریا بند۔ مسئلہ فقہیہ نیست کہ از ھدایہ و بزودی اخذ بکند، مسئلہ کشفی و ذوقی است کہ صدور بصدور می رسد و ہیچ یکے از ایشاں قدس سرھم در انتہائے قلب سخن نفرمودہ اند، منشاء آں جز تجلی فعلی نہ در وقت شیخ ابو طالب وغیرہ ما تقدم ولایت ظلی شیوع پیدا کردہ بود۔ حضرت خواجہ مجدد الف ثانی در مکتوبات قدسی آیات خود نوشتہ اند" در وقت پیغمبر ما رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم و اصحاب بنور آنسرور کائنات ولایت اصلی شائع بودہ و بعدازاں در وقت تابعین و تبع تابعین قلت و ندرت پیدا کردہ بعدازایشاں ولایت اصلی رو باستتار آوردہ وولایت ظلی شیوع پیدا کردہ بعداز ہزار سال و چند روز باز بفضل و کرم او سبحانہ و تعالی آں ولایت ظلی او باستتار آوردہ انشاء اللہ تعالی بعداز ہزار ولایت اصلی شائع و ذائع خواہد گردید، و اولیاء کرام مشائخ آں زماں قائم مقام حضرت خاتم الرسل اند کہ بنور ہدایت ایشاں عالم منور باشد، و باز نوشتہ اند کہ ہر چند اقل باشند لیکن اکمل باشند انتہی۔۔۔ لھذا شیخ از حقیقت ولایت سخن نزدہ و شیخ علی قاری از علماء فحول بود و زبدۃ محققاں بودہ واز جملہ سالکان ایں را بودہ لیکن از نھایات ایں قدسنا اللہ تعالی سرہم العزیز چہ خبردار وچہ فھمد بلک بسا است اگر می شنید انکار می نمود۔ و عبارت شیخ عبدالوہاب خوب واز بلند ہمتی است لیکن منشاء آں سکر

است و سکر سراسر نقص است، سکر علامت عدم طے مراتب وصول عروج ست و
سکر از ظلیت خبر می دہد، سکریت کہ سبب آں جمیع صفات بشریش مستور ساختہ و
کمال گزشتہ از مرتبہ سکر ورسیدن بصحو است النہایہ ھی الرجوع الی البدایہ یعنی
بطے مراتب وصول و سکر و تلوینات باز رجوع بہدایت کہ مقام قلب و عالم خلق و
صفات بشریت است، نمودن حضرت ایشاں جیو قدس سرہ نقطہ آخر را عبارت از
عالم خلق فرمودہ اند و شرح رباعیات حضرت خواجہ باقی باللہ نوشتہ اند کہ قریب
بزرگواران عبارت صفات بشریت ایشان است .ہر چہ سائر مردم محتاج اند اینہا نیز
محتاج اند ولایت ایشاں رااز بشریت بر نمی آرد و غضب ایشاں نیز در رنگ غضب
سائر مردم است۔ ہر گاہ سید الانبیاء علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیات فرماید اغضب
کما یغضب البشر با ولیاء چہ رسد، حم چنیں ایں بزرگواراں در اکل و شرب و
معاشرت باہل و عیال موانست بایشاں باسائر الناس شریک اند، تعلقات شتی کہ از
لوازم بشریت است از خاص و عام زائل نمی گردد و حضرت حق سبحانہ و تعالی در شان
انبیاء علیہم السلام می فرماید وما جعلناھم جسد الا یاکلون الطعام و کفار ظاہر بین
می گفتند مالھذا الرسول یاکل الطعام و یمشی فی الاسواق پس ہر کہ نظر او بر
صفات بشریت ایشاں منصور گشت و فرق آں نہ نمودہ از دولت کمالات ایشاں محروم
شد و خسران دنیا و آخرت نقد وقت او آمد و این بزرگواران بعد از فنا و بقا نسبت و فکر

ظہور نوبد او سبحانہ کریمہ افمن کان میتا فاحیبناہ و جعلنالہ نور ارمزیست ازیں مقام از سکر، الخ انتھی۔

نوشتہ بودند وفی المکاتیب المجددیۃ قدس سرہ جلال رابیش از جمال انگارند و آلام را زیادہ از انعام تصور فرمایند زیرا کہ در جمال و انعام مراد محبوب مشوب بمراد خود است و در جلال و آلام خاص مراد محبوب است و خلاف مراد خود است و چناں کہ در انعام محبوب لذت می گیرد از ایلام نیز تلذذ می گیرد بلک در ایلام او لذت بیشتر می یابد کہ از شائبہ حظ نفس و مراد او مبرا است انتھی آگاہ باد کہ ایں عبارت از بلند ہمتی و علو شان و اصالت خبری دہد و منشاء آں ہم از اصالت است و نھایت مراتب وصول است، حضرت ایشاں جیو در جائے دیگر در مکاتیب قدسی آیات خود نوشتہ اند کہ مقام رضا ہر چند از مرضی و سرور خبرمی دہد لیکن معاملہ اللہ از کاری دیگر است و در رضا جانبین برابر اند۔

عشق آں شعلہ است کہ چوں بر فروخت

ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت

انتھی، لیکن تاہم منشاء آں سکر است و واصلان نھایۃ النھایۃ البتہ از سکر بصحوی گرایند حضرت ایشاں جیو دیگر جائے می نویسند کہ در وسط حال و مقام سکر جانب ایلام و از انعام محبوب می داشتم بلکہ خواہان بلا و مصیبت بودیم۔ دعاء استعاذہ برائے امتثال امر ادعونی میخواندم نہ از خوف مصیبت و بلائے دانستم کہ انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام

دعا و استعاذہ از نار برائے امتثال امر ادعونی می خواندہ اند فقط۔ بعدازاں چوں بفضل و عنایت او سبحانہ و تعالیٰ بصحو آوردند و حق را از باطل جدا ساختند خوف ایراد بلا و مصیبت وارد شد و دعاء استعاذہ برائے دفع مصیبت کردہ شد بلکہ قبل درد و بلا خوف و حزن می خواندند نہ از امتثال امر فقط انتھی۔ ایں جا است کہ حضرت رسالت پناہ خاتم الرسل علیہ افضل الصلوۃ و اکمل التحیاۃ با چندیں علو شاں دائم الفقر و متواصل الاحزان بودند و در احادیث مذکور است کہ اگر گاہے ابر باراں و برف می آمد قبل آمدن او شاں محزوں تمام بحدے می شدند کہ آثار حزن برو مستولی می شدند و دعا برائے دفع شر می خواندند و بعد از نزول ابر باران رحمت حمد خواں از رفع مصیبت متفرح می شدند و از ایں جا است کہ می فرمودند از نزول وعید ہا کہ در سورہ عم وغیرہ است موئے ہائے من سفید شدند پس دیگرے را چہ رسد کہ نہایت او ورائے ایں معاملہ باشد۔

نوشتہ بودند بسبب حزن و اندوہ کہ شبے در مراسلہ یک دیگر مراسلہ توجہ غائبانہ نوشتہ بود۔ جان من! سہ بار بطرف شما توجہ نمودہ آمد احوال شما خوب و مستحسن و اوصاف حمیدہ بنظر آمدہ شکر آں بجائے آرند و امیدوار ترقی باشند و دیگر آں چہ لائق اظہار نہ بود بسیادت صفوت مرتبت حقائق و معارف آگاہ میاں حسین شاہ فہمانیدہ شد انشاء اللہ تعالیٰ شمارا خواہد فہمانید۔

نوشتہ بودند کہ حضرت قبلہ پیر کامل مکمل مرحوم و مغفور آمدہ شبے بایں بندہ

فرمودہ اند کہ نہایت شما بمقام نہایت ایں جانب رسیدہ است۔ دیگر بار ہم آمدہ فرمودہ اند کہ نسبت ایں شخص تمام شدہ است انتہی۔ مخدوما صاحبان ما قدس اللہ تعالی سرہ الاقدس درایں وقت مستثنی بودند وواصل نقطہ نہایت النہایتہ و تجلی ذات ووصل عریاں بودند و جامع کمالات غوثیت و قطبیت و فردیت و جہاں از نور ہدایت ایشاں منور بودہ اگر در زمانے یکے از ہزاراں مثال ایشاں بظہور پیوند ندکبریت احمر است و در غرابت حکم عنقادارد لیکن اگر مریدے بکمالات پیر مکمل برسد، جائز است لیکن چندیں واقع بظہور آمدہ وازیں بشارات ہزاراں ہزار مبارک باد! وایں بشارت از استعداد تمام شما خبر می دہد لیکن مادام کہ از خواب بہ یقظہ نہ انجامد واز گوش بآغوش نرسد تسکینے نباید کرد۔

اے برادر ! بے نہایت در گہے است
ہر چہ بروی می رسی، بردی مایست

لیکن بہرباب متوجہ کار خود باشند۔ حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نوشتہ اند کہ احوال و مواجید و قطبیت و غوثیت و فردیت و امثال آں کہ در منامات و دقائع واقع شود نزد ایں اکابر معتبر نیست۔ آں چہ در بیداری از احوال و مواجید روئے دہد از آن ایں کس است۔ قطب و غوث کسے است کہ در یقظہ بایں منصب سرفراز است اگر کسے خود در خواب خود را بادشاہ بنید، بادشاہ نمی شود تا در خارج بادشاہ نباشد۔

چوں غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

ایں قدر است کہ واقع و منامات صالحہ مبشرات اند و مخبر از استعداد بسیار است کہ ایں معنی استعدادے بظہور آید و بسا است کہ در معرض نیابد جانے باید کند کہ معاملہ از قوت بفعل آید واز گوش بآغوش رسد انتہی۔ استغنا د فقر کارے بس بلند است محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم با چندیں علو قدر و شان بلند و مرتبہ محبوبیت نہایت فقر را نیافتہ ازیں جا است کہ دائم الفکر و متواصل الاحزان بودند و حضرت علاؤ الدین فرمودہ یعنی الخ نمی دانی کہ شاہ چوں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نیافت فقر کل تو رنج کم بر و علی الدوام در قطع مراتب نہایتہ النہایتہ و انتقال از الطفیت بالطفیت دیگر ورا بطن بابطن البطون والی ماشاء اللہ بودند و حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ چنیں فرمودہ اند ہر چند بیشتر سوز و عشق و درد بیشتر پس فکر و حزن او علیہ الصلوٰۃ والسلام از ہر کس افزوں تر باشد ازیں بلندی وبے نہایتی فکر باید دانست بس۔

عشق را ہے نیست کہ آں را منزلے پیدا شود
ایں نہ دریائے است کہ آں را ساحلے پیدا شود
سالہا باید چو مجنوں پائے در داماں کشید
تاز دامانِ بیاباں محملے پیدا شود

دیوانگان این را بر جوز و مویز مانند طفلاں شاد نمی شوند و گوھر عمر شریف را بچند خردلہ خسیس نفروشند و براحوال و مواجید و ظھورات خود را از دست نمی دھند و تعطیل عمر را، روا ندارند بلکہ اشتغال بصفات و اسماء و شیونات و اعتبارات ذاتیت را داخل تعطیل می انگارند و نظر شاں بر سرادقات کبریائی ذات بحت است واز نسب و اعتبارات نفوری فرماید پس باید کہ از ہمہ این و آں دست افشاں شدہ محض بتجرید بر آمدہ بقوت و استعداد تمام خود و جدو جھد و جولان تمام در ذات صرف تیز تر نگراں باشند و آں جاہم قرار نیا بند ان اللہ تعالی .یحب معالی الھمم تیغ لا در قتل غیر حق براند، واز احوال باطنی خود ھیچ نہ نوشتہ بودند، شایان چناں بود کہ اولاً احوالات خود را بنویسند و بطفیلی آں ہر چہ واقعات و منامات باشند و السلام علیکم و علی من اتبع الھدی کار من نیست کہ کسے را بجدال رہ نمائیم .بخدائے متعال۔ ہر کہ پے دے پے من بشتابد آنچہ من یافتم او ھمی یابد۔ اول ما آخر ہر منتھی، زآخر ما جیب تمنا تہی۔

مکتوب ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکتوب مرغوب تودد و اخلاص اسلوب متضمنہ استفسار احوال باطنی خویش و حل شبہہ مسئلہ وحدت وجود و بعضے واقعات مرسلہ آں ذات ستودہ صفات بصحابت مشفقی

مکرمی محمد یار در زمان اسعد و آوان امجد چہرہ وصول بشاشت شمول برافروختہ، کیفیت آں ہمگی پیرایہ معلومیت پوشیدہ موجب فرحت و انبساط و خورمی خاطر فاطر دور افتادگان گرویدہ حق سبحانہ و تعالیٰ سماو شمارا براوج قرب خویش ترقیات بلا نہایات بخشاد بالنون والصاد۔

مخدوما! ایں فقیر در خود قابلیت آں نمی دید کہ شمہ از خصائص و دقائق و حقائق محبوب حقیقی و بیچونی در معرض ظہور بر خامہ شکستہ و زبان جلوہ گر نماید لیکن طوعاً و کرھاً بحسب اجابت للمسئول بہزار انفعال انکسار بچند حروف ناہموار نا معقول جرات نمودہ اگر پسند خاطر مبارک آید بارے از نظر بگزرایند اللہ الموفق والمستعین و علیہ توکلت والیہ انیب

بیا جامی رہا کن شرمساری

ز صاف و درد پیش آر آنچہ داری

نوشتہ بودند کہ آں چہ اوصاف عاریتی کہ متعلق بخودی می دہد گاہے در مراقبہ چناں می بیند کہ ایں ہمہ اوصاف ازیں جا کندید شدہ اند و ایں صفات را ہیچ از خود نمی داند و آنچہ سمیع و بصیر و کلیم است اوست سبحانہ و تعالیٰ۔

مکرما! انسان را چناں زندگانی می باید نمود کہ خود را از جمیع مقاصد ماسوی و منتسبات کلیہ تہی و معرا یابد و اوصاف عاریتی بکلیہ ملحق و مفوض باصل او دارد ان اللہ

یامرکم ان تودو الامانات الی اهلها مصداق این معنی است و در خود ہیچ بوے خیر دکمال نیابد و بر عدم اصل خود کہ محض شر و نقص است علی الدوام واقف باشد بلکہ نصب عین دارد و وجود و توابع وجود را چناں گم سازد کہ ازو نہ نامے ماند نہ نشانی قال المولوی

چوں بدانستی کہ ظل کیستی
فارغی گر مُردی و گر زیستی

اما دوام حالت حضور نزد اکابر ما شرط قوی است چناں چہ حضرت ایشاں جیو قدسنا اللہ تعالی بسرہ الاقدس بر نگاشتہ اند:-

"حضوری کہ غیبت در قفائے آں باشد از حیز اعتبار ساقط است"

الحمدللہ کہ احوال شما بہر طوریکہ است نیک و سنجیدہ است، حق سبحانہ و تعالی بغایت متمنی رساند بمنہ و کمال کرمہ۔

نوشتہ بودند "چوں کہ امانت را درست بصاحب امانت بسپرد و خود را خالی و عدم محض یافت لاچار سمع و بصر و علم و غیرہ از اوصاف کمال حق داند و سمیع و بصیر و کلیم اور اخواہد یافت و ایں اوصاف کمال در حق انسان پدید آید الخ"

و نوشتہ بودند کہ "دریں حالت مسئلہ وحدت وجودی غالب می آید اور از حدیث شریف بی یسمع بی یبصر بی یبطش الخ نیز مسئلہ وحدت وجودی فہمد انتہی"

جان من ! اوصاف کمال حق سبحانہ در مجالی ممکنات چہ ساں پدید آید اگر ہست بطریق انعکاس و عاریت است، ممکن بے چارہ عدم محض است کہ سراسر شر و نقص است و ہر چہ خیر و کمال است راجع بحق است پس عدم صرف کہ اصلا بوئے خیر د کمال دروے راہ نیافتہ است آں را عین حق گفتن و صفات حق سبحانہ و تعالی در او اثبات نمودن چناں چہ بعضے متاخران ممکن را عین واجب است گفتہ اند و صفات و افعال آں را عین صفات و افعال او تعالی انگاشتہ اند، بغایت بعید است۔ یا رب ایشانند من ایں نیستم !

در مکتوبات قدسی آیات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس اللہ تعالی بسرہ الاقدس مرقوم است کہ !

کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی و تابعان وے می فرمایند کہ اسماء و صفات واجبی جل و علا عین ذات واجب اند تعالی و تقدس و ہم چنیں عین یک دیگر مثلاً علم و قدرت چناں چہ عین ذات اند تعالی عین یک دیگر اند نیز پس درں موطن ہیچ اسم و رسم و تعدد و تکثر نباشد و تمائز و تباین پیدا کردہ اند اجمالا و تفصیلا، اگر تمیز اجمالی است معتبر بتعین اول است و اگر تفصیلی است تعین ثانی اول را وحدت می نامند اور آں را "حقیقت محمدیہ" می دانند دو تعین ثانی را واحدیت می نامند و حقائق سائر ممکنات می انگارند و ایں حقائق ممکنات را اعیان ثابتہ می دانند وایں دو تعین علمی کہ وحدت و

واحدیت اند در مرتبہ وجود اثبات می نمایند و می گویند کہ ایں اعیان بوئے از وجود نیافتہ استمو در خارج غیراز احدیت مجردہ ھیچ موجودے نیست وایں کثرت کہ در خارج می نماید عکس آں اعیان ثابتہ است کہ در مرات ظاہر وجود کہ جزاو در خارج موجود نیست معکس گشتہ است و وجود تخیلی پیدا کردہ انتہی

و وحدت وجود مذہب خود می گویند بلکہ ترقی ازاں ثابت نمی کنند و جائز ندارند و اشعار رنگین املاء نمودہ

همسایه همنشیں و همراه همه اوست

در دلق گدا و اطلس شه همه اوست

در انجمن فقر نهاں خانه جمع

بالله همه اوست ثم بالله همه اوست

و باز مختار مذہب مکشوف خود نوشتہ اند، آں جاکہ می نویسند صفات ثمانیہ واجب الوجود تعالی و تقدس نزد اہل حق شکر اللہ سعیہم موجود اند ناچار در خارج از ذات تعالی و تقدس متمیز باشند بتمیزے کہ از قسم بیچونی و بیچگونگی بود۔ ھمچنیں ایں صفات از یک دیگر متمیز اند بتمیز بیچونی بلکہ تمیز بیچونی بلکہ تمیز بیچونی در مرتبہ حضرت ذات تعالی و تقدس نیز ثابت است لانہ الوسع بالوسع المجہول الکیفیۃ و تمیزے کہ فراخور وہم و اوراک ما باشد ازآں جناب مسلوب است چہ تبعیض و تجزّی در آں جا

معمور نیست بالجملہ آں چہ از صفات و اعراض ممکن است از آں جناب قدس

مسلوب است لیس کمثلہ شئی ولا فی الذات ولا فی الافعال باوجود ایں تمیز

بیچونی و وسعت بے کیفیتی اسماء و صفات واجبی جل سلطانہ در خانہ علم نیز تفصیل و

تمیز پیدا کردہ اند و منعکس گشتہ است، ہر اسم و صفت متمیزہ را مقابلیت در مرتبہ عدم

و یقتضی کہ آں موطن مثلاً صفت علم را در مرتبہ عدم مقابلیت و یقتضی است کہ عدم

علم باشد کہ معبر بہ جہل است و صفت و قدرت را عجز کہ عدم قدرت باشد علی ھذا

القیاس وابستہ عدمات متقابلہ نیز در علم واجبی تعالی تفضیل و تمیز پیدا کردہ اند و مرا

یائے عدمات اسماء و صفات خود گشتہ اند و مجالی ظہور عکوس آنہاں شدہ اند نزد فقیر آں

عدمات باآں عکوس اسماء صفات حقائق ممکنات اند الی ان قال پس عالم عبارت از عدمات

است کہ اسماء و صفات واجبی در خانہ علم در آنہاں منعکس گشتہ و در خارج بایجاد حق

سبحانہ و تعالی آں عدمات باآں عکوس بوجود ظلی موجود گشتہ پس در عالم خبث ذاتی پیدا

شد و حرارت جبلی پیدا گردید و خیر و کمال عائد بجناب قدس اوست ما اصابک من

حسنۃ فمن اللہ وما اصابک من سیئۃ فمن نفسک موئید ایں معرفت انتہی پس

ازیں تحقیق واضح باد کہ اوصاف حسنہ ہر چند کہ در انسان ظاہر اند ہمہ مستفاد و مستعار

از مرتبہ وجود اند تعالی و تقدس کہ بطریق انعکاس و پرتو در مجالی ممکنات ہویدا گشتہ پس

ایں کمال را داخود خیال کردن و خویشتن را خیر و کمال دانستن و عدم جبلی خود کہ محض

شرو نقص است و فراموش نمودن خیانت در امانت است ناچار ایں امانت بصاحب امانت سپردن و خود را خالی و عدم صرف دیدن لازم بلکہ واجب و فرض عین آمدہ پس دریں صورت ہیچ کمال اوصاف در انسان معدوم الاصل پدید نیامد و شبہ وحدت وجود پیدا نہ شد، وحدت وجود وقتے صادق آید کہ تعین ثانی راکہ آں را واحدیت می گویند حقائق ممکنات گوئیم و آں حقائق را اعیان ثابتہ انگاریم و دو تعین اعنی تعین واحدیت و احدیت را در مرتبہ وجود ثابت نمودہ و در خارج غیر از احدیت مجردہ موجود نہ نمائیم و ایں اعیان را بوئے از وجود اثبات نکنیم و چوں گوئیم کہ عدمات مقابلہ کہ در علم واجبی تعالی تفصیل و تمیز پیدا کردہ اند و مرایائے اسماء و صفات خود گشتہ اند و آں عکوس حقائق ممکنات شدہ اند و پرتو عکس شے عین آں شے نگردد و ایں ممکنات کہ اعدام اند محض شرارت و نقاصت دارند ہیچ مناسبت بذات و صفات و افعال حق سبحانہ و تعالی کہ محض خیر و کمال اند، ندارند و اللہ سبحانہ و تعالی عن ذلک علوا کبیرا و اللہ سبحانہ وراء الوراء ثم وراء الوراء ثم وراء الوراء لا مانہایۃ لہ۔ باید کہ بطریق انصاف و تنزہ طرفین را مطالعہ نمایند امید کہ از خدشہ خلاص شوند و آنچہ از کلمات بی یسمع بی یبصر و امثال آں وارد شدہ اند مناسبت حال فناء اخص کہ مرتب بر فناء اتم و اکمل است دارد، رواست کہ عارفی را بعد از فنا و لحوق صفات باصل صفات کاملہ از خود عطا فرمایند و متصف باوصاف اللہ نمایند چناں چہ در مکاتیب غیر مرۃ وارد است۔ ازاں جا

طلب نمائید۔

اند کے پیش تو گفتم غم دل، تر سیدم
کہ آزردہ شوی ورنہ سخن بسیاراست

نوشتہ بودند کہ آں چہ گفتہ شد کہ گاہے مراقبہ چناں می بنیند مستمر نیست ازبرائے آں کہ اگر در مراقبہ فوقیت دید در الطفیت و باریکی نظر کردہ متوجہ باشند حالت مذکورہ ہیچ بنظر نمی در آید کہ دید محض در ذات صرف بیچوں می باشد اگر در لطائف سینہ متوجہ می شود حالت مذکورہ عود می کند۔

مہربان من ! ایں حالت شما خود شاہد سنجیدگی احوال و قاطع شبہات شمااست زیرا کہ آں چہ نقص بترقی وحدت نظر خلل و زوال می پذیر دو بخلاف مرتبہ کمال نزد حضرات مشائخ ما ترقی از وحدت وجود کہ ناشی از مقام سکر و جمع است ثابت است بلکہ اگر غلبہ نماید ہم از ادب لب نتواند جنبانید و طالب ترقی باشد تا بمقام صحو و فرق بعد الجمع گراید واز کفر طریقت کہ عدم امتیاز بین الخالق و المخلوق است وہمہ رایکے دیدن است رستہ باسلام حقیقی کہ امتیاز بین الخالق والمخلوق است و حق راحق دانستنی و ممکن را ممکن دیدن است مشرف گردد۔

در مکتوب چہل و نھم حضرت ایشاں جیو وارد است:۔

اثنینیتی کہ دون اتحاد است مقام عوام کالانعام است و ایں
اثنینیت کہ ہزاراں مزیت بر اتحاد دارد مقام انبیاء کرام است
علیہم الصلوٰۃ والسلام چناں چہ صحوے کہ دون سکر است حال
عوام و صحوے کہ بعد از سکراست مقام خواص بلک اخص
خواص چناں چہ اسلام کہ پیش از کفر طریقت است اسلام عوام
اہل اسلام است و اسلامے کہ بعد از کفر طریقت اسلام اخص
الخواص انتھی۔

اما الحمدللہ احوال شما خود دافع علل شما است و مبنی مظہر نقص و کمال و بتوجہ بلطائف
وجود بلک سینہ خود۔ ایں فقیر گاہے شمارا امر نہ نمودہ و ز مشرب در مذہب حضرت
صاحبان ہادی طریق اندراج النھایۃ فی البدایۃ میاں صاحب جیو قدس سرہ باندازۂ فہم
خود کہ قاصر است واقف تمام است ہمچنیں نفرمودہ باشند باید کہ ایں نوع مراقبہ را
موقوف نمایند و محض متوجہ الطفیت و بیچونی و بے نھایتی باشند تا صرف بحیرت و جہل
و بے درکی و نادانی گرایند۔ کار این است و غیر ایں ہمہ ہیچ۔ نوشتہ بودند کہ
شبے بسبب عدم ایتاں اوامر و عدم اجتناب مناھی او تعالیٰ جل شانہ کمال ندامت
شرمساری رخنہ می گردد و خود را لائق عذاب گوناگوں می دید ناگاہ القاء شد انہ جوا
کریم غفور رحیم انتھی

جان من ! درین القاء بشارت اشارة بان است کہ محض خود را لائق عذاب، واز

رحمت ارحم الرحمین نا امید شدن نباید بود قال علیہ الصلوۃ و السلام الایمان بین

الخوف و الرجا متضمن بشارات عظم است امیدوار باشند و آنچہ درباب غازی پور

متوجہ اند و ملہم شدہ اند کہ "خدا کیت کم تھیا حم" از مبشرات است و آنچہ در واقعہ خواب

بسیار کساں بشمشیر کشتہ دیدہ اند امید کہ مثال آں نصیر خاں کرگیج بمعہ برادری و عیال

و اطفال باشد و حق سبحانہ و تعالی جمیع مسلمان و دوستان و ہمسایان شمارا دھہ پناہ نگاہ

داشت واللہ اعلو بالصواب۔ ربنا اعفر لنا ذنو بنا واسر افنا فی امرنا و ثبت

اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین والسلاعلیکم و علی من لدیکم۔

مکتوب ۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سوال است یعنی سوال مرید از مرشد کہ "مردہ بدست زندہ است اگر دفن کنندش

فبہا والا گندہ می شود" و جواب است از مرشد کہ مردگان دو نوع اند یکے مردہ بموت

صوری، احوال او معروف کہ موت او تعلق بہ تن دارد دوم مردہ بموت معنوی کہ

عبارت از اطمینان نفس است از مرادات چوں کسے را بیماری ارادہ حق تعالی کہ سودائے

سخت است می شود۔ قریبان قرب درگاہ اورا گاہ بیگاہ عیاوت می کنند و گویند لا

باس طہورا یعنی آں بیماری موت پاک کنندہ دل است از خواطر کہ خلق متخیلہ

عبارت از آنست:۔

آتش عشق ار نہ سوزد نیستانی و ھم۔ غیر
زمین دل بروید سبزہ گلزار یار

و چوں سکرات می شود کہ عبارت از سکر و غلبات عشق است قریبان مذکور تلقین کلمہ شھادت می کنند و مادام کہ دم از ھستی می زند و تحرک اختیاری می کند قریبان دست تصرف بر او نہ نھند و گویند کہ ھنوز رمقے است اگر چہ او می گوید زود:۔

رمقے پیش نہ ماندہ است ز بیمار غمت
قدمے رنجہ کن اے دوست کہ در می گزرو !
با تو می گفتم کہ عشقت نا گھاں خوا ہدم
گشت از غم آنے آن غم است

پس ازیں با ور نبودت از مرا
گر ھمی گفتم کہ کارم درھم است
وقت آں آمد کہ رحم آید ترا
بر دلم چودر بینم ایں وم است

وچوں از دار و گیر آرزو ھائے خاموش شد و ھیئتے موھوم را فراموش کرد آواز غیبی و صدا ے لاریبی بشنود کہ یا یتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ

مرضیہ---فرد:-

بیا بیا کہ مرا آرزوئے تست آخر

نشاط من بہ تماشائے روئے تست آخر

پس او در جواب بہ تلقین قریباں گوید انا للہ و انا الیہ راجعون۔

نیا ور دم از خانہ چیزے نخست.

تو داری ہر چیز من، چیز تست

وچون ملک الموت اور اسیب بھشت نماید کہ عبارت از غمسغبتہ پر تو جمال است،

روح بطریق آسان می دہد۔

اگر خوا ہی بشیرین مرگ مردن

ز دوست باید زھر خور دن

پس قریبان بدست تصرف جامھائے زندگی کہ عبارت از افعال بد و عبادت

ریائے است از و دور سازند و آب کوثر کہ عبارت از محبت ذاتی است او را از لوث دنیا

و ارادت اخری بشویند:-

سوال = محبت ذاتی را آب کوثر چرا گفت؟

جواب = محبت افعالی و صفاتی کہ است چوں آں صفت و آں فعل کہ بسبب آں

عاشق شدہ بود، مبدل با ضداد می شود، در بنیاد محبت او فتورے می افتد و محبت ذاتی را

تغیر و تبدل نیست و ہر چہ از محبوب آید از نعمت و بلا و منع و عطا غنیمت شمرد و نعمت انگارد۔

عاشقم بر لطف و قہرش من بجد
اے عجب من عاشقم ایں ہر دو ضد

بنا بر آں ایں شراب طھور کہ لم یتغیر طعمہ طعمہ است گفتہ شد و چوں در ایں وقت برھنہ بود کہ الایمان عریان از جامہ اشرف کہ لباس تقوی است کفن بپوشانند پس مردہ اگر مرد بود سہ کفن کہ عبارت از کلمہ شھادتین، و نماز روزہ ہا است و اگر زن بود دو کفن کہ عبارات از حج و صلوۃ است بد ھند و بر جنازہ رضا نھند پس در صلوۃ کہ عبارت از دعا است گونید اللھم اجعل لنا فرطا یعنی پیشوائی طالبان بعد ازاں از جائے کہ خمیر آوردہ بودند دفن کنندش یعنی باصل اسم کہ مربی او بود بہ پیوست کہ کل شئی یرجع الی اصلہ و بعد از سوم روز مردہ صوری بد بوے کند واز مردہ معنوی خوشبوئے اخلاق حمیدہ بمشام جان خاص و عام برسد و راحت کم آزاری. بہمہ کس برسد کہ المسلم من سلم المسلون من لسانہ و یدہ بعد ازاں کاروائی طالبان از و حاصل می شود کہ اذا تحیرتم می الامور فاستعینو امن اھل القبور عساکر نکتہائے از شہرستان دل بسیار روئے دادہ بودند اما در میدان تنگ کاغذ نگنجد جائے کہ کس است یک حرف بس است و خیر الکلام ماقل و دل والسلام اولا و آخراً۔

مکتوب ۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا لھذ وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاء ت رسل ربنا بالحق۔ امابعد۔ نوشتہ بودند کہ مراتب فنا۔ وبقاو سائر مقامات مثل قطبیت و غوثیت و قیومیت و امثال ذلک دوام دارند یانہ؟ وز قول شیخ عبدالرحیم مگر یہ علیہ الرحمہ کہ گفتہ است مصرع

سندھی حردم حج پڑھن کعبو پسن نہ کاپڑی

دوام مفہوم می شود وز حدیث:۔

لی مع اللہ وقت لا یسعنی فیھا ملک مقرب ولا نبی مرسل

خلاف آں صادق می آید وجہ توفیق میاں ایں در کلامین چہ باشد؟

مکرما: نزد حضرات ماہر حضوری کہ در قفائے آں غیبت بود از حیز اعتبار ساقط است اما چوں وجہ عدم تضاد ایں دو اقوال موقوف بر مقدمہ است کہ متضمن نشاء ہر سخن است لا جرم باوجود عدم لیاقت اجابہ للمسؤل بچند حروف جرات نمودہ می شود امید کہ بگوش ہوش استماع فرمایند توکلت علی اللہ والیہ انیب۔

بدانند کہ شہسواران منازل و مراتب سلوک ورہ روان مدارج صعود و عروج چہ اہل

توسط چه اہل انتظار او صول ہر مقامے از مقامات مربوط بمدد جذبات و واردات مقام فوقانی اوست و علی ھذا القیاس الترقیات الواردات فی مقامات الافعال و الصفات و الذات و جمیع المراتب و ہر مقامے سالک را بظل فوقانی تمام می شود آں را حضرات مشائخ کبار ما مقام آں شخص مقرر کردہ اند و آں مقام فوقانی کہ ھنوز بظل رسیدہ است و باصل آں پیوستہ حال آں سالک قرار و اوند و مقام را دوام شرط فرمودہ اند حال را نہ کہ معاملہ آں ھنوز وابستہ بظل است، باصل و مقام حصول حال را وصول نیز گویند پس ہر مقام کہ باشد علی تفاوت الدرجات بنظر احاد تحتانیاں حال است و نبظر احاد فوقانیاں مقام است بنظر احاد اکملاں کہ بمراحل فوق آں شتافتہ اند کالمطروح فی الطریق است و چوں ذات حق سبحانہ و تعالی و تقدس نھایت ندارد ممکنہ را چہ رسد کہ آں را بانجام رساند اگر چہ ہریکے از واصلان ذات تعالی و تقدس است باندازما استعداد خود و بعنایات حق سبحانہ و تعالی جل شانہ الطنیات و بطنیات قطع می نمایند اما ہر نھایتے کہ باشد بداغ نقص و چند گی متسم است کہ او سبحانہ و تعالی ازاں منزہ و مبرا است واللہ سبحانہ و تعالی عن ذالک علوا کبیرا۔ لا جرم حضرت سید الکونین علیہ السلام باوجود کمال محبوبیت در مطالعہ غموض اسرار البطن البطون، دائم الفکر و متواصل الحزن موصوف گردید۔ بر سر اصل آئیم و گوئیم کہ چوں ایں مقدمہ را نیک تامل فرمودہ اند بدانند کہ مراد از مصرع مذکور مقام باشد کہ مدام آں را شرط است و از حدیث مراد حال است کہ مناسب مقام حضرت

سید المرسلین علی مصد رہا الصلوۃ است باشد فلا منافات بین الکلامین المذکورین۔ یا گوئیم کہ آں حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم را مجرد وصول حصول میسر بودہ گویا پاک از کمال وحدۃ دریاد آں ہر دو دست می دادند پس استمداد وقت چہ حصول و چہ وصول لازم آنسرور صلی اللہ علیہ وسلم دین و دنیا بودہ دریں صورت تو اند بود کہ مراد از وقت خاص غوطہ و محویت خاص بوقت خاص کہ حضرت عالم ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ تعبیر ازاں بنماز کہ معراج مومن است فرمودہ است چناں چہ ار حنی یا بلال و قرۃ عینی فی الصلوۃ موئید ایں معنی است و در سائر اوقات بظاہر دباطن موجب حکمت الٰہی برائے تنور و ہدایت و دعوت متوجہ عالم اسباب بودہ اگر چہ اصل معاملہ آں وقت خاص ہر وقت میسر بودہ یا گوئیم کہ اشتراط دوام برائے تسلی علامت حصول مربوط بمقامات اشتباہ ظل باصل است مثل افعال و صفات و ذات و مقامات رضا و خلتہ و مثال ذلک و مقام آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اصل در رنگ ظل ازاں دولت سرا در راہ است و رائے فنا و بقاست و وراء وصل و انفصال است و ورائے قید و اطلاق است و ورائے کشوف و معارف است و ورائے افعال و صفات است و ورائے اسماء و شیونات است و ورائے اعتبارات و ذات است و ورائے رضا و خلتہ است ع

گر بگویم شرح ایں، بے حد شود



مکتوب ۵

فضائل و کمالات دستگاہ، نورچشم، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوائے محفوظ و بیاد حق محفوظ باشند۔ بعد سلام خیرالکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ احوال اوضاع دعاگویان ایں حدود مستوجب مزید حمد و شکراست و جمعیت و صفا وقفے آں ذات ستودہ فرخندہ صفات مدام مسئول و مطلوب المرفوع آں کہ شوق مواصلت گرامی از ہر چہ نویسند متزائد ہے

شرح شوقت گہ نویسد اندکے
بیشتر از بیشتر خواہم نوشت

لاجرم مصدع کہ تا حصول ملاقات صوری متواتر بد و کلمہ محتوی اخبار خیر آثار خویش و جمیع خویشاں مبتہج و مباہی فرما باشند کہ ازاں ما را حرزار شادمانی است۔ والسلام

مکتوب ٦

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از عوائق دوران ناھنجار مصئون و مامون باشند۔ آمین ! بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشحونہ وادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف ضمیر آں کہ خط فرحت نمط کہ از ہر لفظش رائحہ امید بمشام جاں می افزاید در آوان مسرت تواماں، عز ورود یافتہ تمام مبتہج و منبسط ساخت۔ جان

من ! کوائف روئداواین جابدین نمط کہ از قریہ مسکن احقر سوائے خانہ وڈیرہ خیر اثر
وڈیرہ عزت خاں اثر ہمہ مردم اثر کو چیدہ رفتہ در مکان میل موضع کنبدی (کنڈی)
بجن خانہائے خود راست کردہ نشستہ اند و عزم این دعاگوئے ہم ہمین کہ انشاء اللہ تعالیٰ
در ہمیں انتقال نمودہ در موضع مذکور سکونت نماید۔ لاجرم متصدع کہ در اوقات م
حوالا جابت مسلت فرمایند کہ در آں موضع مذکور را مبارک کند و انواع جمعیت دینی و
دنیوی نصیب حال احقر گردد و ہم معلوم باد کہ ہم عزم می دارم کہ دریں ایام ازیں
جا کوچیدہ در موضع میل مسکن ساختہ باز بشتاب روانہ بصوب لواری شریف گردیدہ
بشوق زیارت حضرت مرشد السالکین و زبدۃ العارفین حضرت مرشد حقیقی خود
مشرف شوم دریں باب ہم توجہ دعا فرمایند کہ بجمعیت و فیض و فرحت و سلامت
ازاں سفر بالثمر مراجعت نمودہ شود والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ۷

فضائل و کمالات دستگاہ مستجمع الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر، راحت روحی میاں
پیر محمد جیو بفیوضات صوری و معنوی محلی باد۔ بعد اسلمہ مسنونہ شوق مشحونہ وادعیہ
فراواں اجابت مقرونہ مکشوف آں کہ احوال و اوضاع فقراء دعاگویان این حدود من کل
الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت و صفا وقتی و ترقی درجات و
حصول حاجات و نیل مرادات صوری و معنوی آں ذات فائض البرکات مدام از درگاہ

مجیب الدعوات مسئول و مطلوب المرفوع آں کہ مکتوب مرغوب محبت و اخلاص اسلوب محتوی استدعائے مطالب دینی و دنیوی مرسول آں نور البصر در اسعد آوان پر توے وصول برافروختہ رسیدہ چشمہائے مشتاقاں دعاگویان نور آگیں ساخت برسید قاصد آور و نامہ از در دوست۔ گشت دیدہ منور ز صورتے رقمش و بمطالعہ مضمون میمونش بہجت بے پایاں و فرحت فراواں بر افزود۔ جان من! احقر را از حصول مطالب معنوی وصوری درباره آں برخوردار غافل ندانند امید کہ تیر دعائے ایں خاکسار بہدف اجابت رسیدہ او تعالی آں گرامی را مشمول عنایات گرداند و ابواب عطیات فراواں مفتوح سازد آمین ثم آمین! جان من! اھم المھمات آں کہ لازم دریاد مولی تعالی مصروف فرمایند و در ہر نفسے و ہر لحظہ چناں بذکر حق اشتغال نمایند کہ از ذکر بمذکور فرو روند:-

در خداگم شو، وصال این ست بس
گم شدن گم کن، وصال این است بس

و سرمایہ سعادت ابدی و مقصود از خلقت جن وانس آں کہ ہیچ لحظہ از خدا غافل نباشند و شب و روز مستغرق الاوقات دریاد مولیٰ تعالی باشند و سائر مطالب دنیوی طفیلی است کہ بطفیل آں بغیر سعی سرانجام خواھند گردید من لہ المولی فلہ الکل شنیدہ باشند القلیل یدل علی الکثیر و القطرۃ ینبئی عن البحر اگر در خانہ کس است،

یک حرف بس ست۔۔۔ والسلام ثم السلام۔

مکتوب ۸

زبدۃ الخلفاء، خلاصہ اہل صفا، نور بصر، راحت روحی، فضیلت پناہ محبی میاں فیض محمد جیو ہموارہ از بامائست محفوظ و بمائست محظوظ بودہ قرین جمعیت و عافیت باشند آمین! بعداز سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب محبت و اخلاص اسلوب مرسول گرامی در عین انتظار رسیدہ خاطر فاتر مشتاقاں خورسند ساخت امید صادق کہ ہم برایں و تیرہ تا حصول ملاقات صوری بارسال مکاتیب خیریت اسالیب خورسند فرما باشند کہ ایں معنی موجب ازدیاد سلسلہ محبت و داد تواند بود۔۔۔ والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ۹

فاضل و کمالات دستگاہ، مصدر الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر میاں پیر محمد جیو بعد اسلمہ فراواں وادعیہ بیکراں مکشوف آں کہ از شنیدن خبر کلفت اثر ناچاکی و بے جمعیتی اہل خانہ آں گرامی تردد و وسواس و نگرانی بغایت گردیدہ حق سبحانہ و تعالی بفضل وکرم خویش شفا عاجل و صحت کامل نصیب شاں گرداناد! و جمعیت و رفاہیت من کل الوجود محصل کناد بحرمتہ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم الامجاد آمین، آمین، آمین و

السلام مع الاکرام۔

مکرر آں کہ دو تعویذ از آیات شفا نوشتہ فرستادہ شد، امید کہ دوبار بآب تازہ شستہ بنوشانند۔ امید کہ شفائے کامل نصیب شاں گردد۔ آمین، آمین!

مکتوب ۱۰

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی، قرۃ العیونی، میاں پیر محمد جیو مدام قرین جمعیت بودہ بیاد حق مشغول باشند آمین! بعد التحاف تحفہ تسلیمات شوق آیات واھدائے ھدایائے دعوات اجابت سمات مکشوف آں کہ حالات ایں حدود بفضل رب المعبود من جمیع الوجوہ مقرون بخیر و خوبیہا است و جمعیت و تنومندی آں نور چشمی در جمیع الاوقات مدعو و مسئول المرفوع آں کہ انشاء اللہ تعالی فردا روز شنبہ تایک شنبہ ازیں جا کوچیدہ خواھد شد لاجرم در اوقات مرجوالاجابت در درگاہ ایزد متعال مسئلت نمایند کہ حق تعالی آں موضع میل مسکن مبارک گرداند و استقامت بر جادہ شریعت نصیب گردد و تا حصول دولت مواصلت بترسیل نامجات مشعر حالات خیریت آیات آں گرامی مبتہج و طراوت بخش وفا باشند کہ ازاں جمعیت روحانی و قلبی و قالبی تواند بود۔۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۱۱

فضائل و کمالات دستگاہ، حقائق و معارف آگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوائے محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف ضمیر راحت تصویر آں کہ مکتوب مرغوب اخلاص و تودد اسلوب محتوی حقائق خیر دقائق در اسعد از منہ در عین انتظار رسیدہ خاطر فاتر مشتاقاں مسرور و مبتہج ساخت و بمطالعہ مضمون میمونش فرحت بر فرحت افزود امید کہ ہم براین وتیرہ تا حصول ملاقات صوری بار سال مکاتیب خیریت اسالیب خورسندی فرما باشند کہ ایں معنی موجب اطمینان خاطر فاتر دور افتادگان تواند بود۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۱۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از حوادث دوراں ناہموار محفوظ بودہ بیاد حق محظوظ باشند۔ آمین! بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشحونہ و ادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف آں کہ احوال و اوضاع دعاگویان ایں حدود مستوجب مزید حمد و شکر ست و جمعیت و صفا وقتی آں ذات ستودہ صفات، ام مدعو و مسئول المرفوع آں کہ مکتوب مرغوب، اخلاص اسلوب محتوی اخبار خیر دقائق آں گرامی در اسعد از منہ رسیدہ فرحت بر فرحت افزودہ

رسید قاصد، آورد نامہ از در دوست
گشت دیدہ منور ز صورتے رقمش

امید کہ تا حصول دولت دیدار فرحت آثار ہم بر ایں و تیرہ بار سال احوال خیر نال خویش خورسند وفا باشند کہ ایں معنی باعث از دیاد سلسلہ اتحاد تواند بود۔۔۔ والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ۱۳

فضائل و کمالات دستگاہ، مصدر الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از عوائق زمان ناساز گار در کہف حمایت حافظ حقیقی جل سلطانہ محفوظ و مامون بودہ مشمول فیوضات سبحانی بودہ باشند۔ آمین! بعد نوافل تسلیمات شوق آیات و رواحل دعوات اجابت سمات مکشوف آں کہ احوال و اوضاع فقرا ایں حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر ست و جمعیت و عافیت و ترقی درجات و حصول حاجات صوری و معنوی آں ذات فائض البرکات از درگاہ قاضی الحاجات مسؤل و مطلوب المرفوع آں کہ مکتوب مرغوب تودد و اخلاص اسلوب مرسول آں ذات سامی رسیدہ پر توی وصول برافروختہ مبتہج و منبسط ساخت۔ چوں مشتمل بر جمعیت و عافیت آں ذات ستودہ صفات و نور بصر نوبادہ بوستان ہدایت میاں صدر الدین بعد محرک ازیاد حمد و شکر گردید امید کہ آیندہ ہم بر ایں و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت اسالیب خویش مع جمیع

توابع و لواحق خورسند فرما باشند کہ ہر آئینہ این معنی موجب اطمینان خاطر فاتر دعا گویان

تواند بود۔۔۔ والسلام ثم السلام

گرچہ دو رم بیاد تو قدح می نو شم

بعد منزل نبود در سفر روحانی

مکتوب ۱۴

فضائل و کمالات و ستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد اسلمہ شوق

مشحونہ وادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف آں کہ احوال واوضاع فقرا، دعا گویان این حدود

من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت آں گرامی مدام

مطلوب المرفوع آں کہ مدت است کہ از آں جناب ہیچ خبرے نرسیدہ لاجرم نگرانی

است۔ امید کہ تا حصول دولت مواصلت احوال خیر فال خویش بصحابت ہیچ صادر و وار

د مرحمت فرمایند کہ این معنی باعث تسکین خاطر فاتر مشتاقان تواند بود۔۔۔ والسلام مع

الاکرام۔

می خواستم کہ شرح شوق و حکایات مذکورہ را بمطولے بنگارم۔ اما بسبب ضعف و نا

توانی کہ از عارضہ تپہا عارض بود نتوانستم لھذا بدیں چند کلمہ اکتفا نمودہ شد۔۔۔ و

الباقی عند التلاقی۔

مکتوب ۱۵

فضائل و کمالات دستگاہ، حقائق و معارف آگاہ، نور البصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد از تقدیم مراتب تسلیمات بے نہایات مشہود خاطر گرامی باد چوں مجاری حالات ایں حدود بکرم ایزد متعال مستوجب حمد و شکر ست و خیریت و جمعیت ایشاں مدام مطلوب ماحصو المرام آں کہ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر خبر یافتن ایں جانب مرحمت فرمودہ بودند رسید باعث جمعیت خاطر گردید نور بصر من ! الحال اللہ تعالی بفضل عمیم خویش و بیمن برکت دعا فقرائے باب اللہ شفا کامل حاصل گردیدہ است و اثر تپ بالکلیہ مندفع گردیدہ است ازیں معنی خاطر خود مطمئن دارند و تشریف آوری بایں صوب از سبب ضعیفی خویش ہرگز ہرگز روا نداشتہ بخاطر جمع در وظائف دعاگوئے در مکان خویش مشغول باشند از شنید خبر ولاحق شدن اثرے تپ و اطلاق شکم آں برخوردار تمام وسواس و تردد است امید کہ اللہ تعالی ایشاں را شفا کامل عاجل نصیب خواہد کرد۔ زیادہ والسلام علیکم۔۔۔۔ و آمدن ایں جانب در مسجد از سبب ضعف و ناتوانی نبود دیگر بالکلیہ خیریت واز جمیع محرکہ خورد و کلاں اسلمہ مسنونہ معروض باد!

مکتوب ۱۶

در خدمت سراسر سعادت، فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی، میاں

پہ محمد جیو سلمہ ربہ بعد اسلمہ وافیہ شوق مشحونہ وادعیہ زکیہ اجابت مقرونہ مکشوف ضمیر فیض تصویر آں کہ احوال و اوضاع فقرائے دعاگویان ایں حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکراست و جمعیت و صفا وقتی آں ذات ستودہ صفات مستجمع الحسنات از درگاہ مجیب الدعوات مدعو و مسئول انہ قریب مجیب المرفوع آں کہ مکتوب مرغوب شوق و اخلاص اسلوب مرسول گرامی پے در پے رسید و مطالعہ مضمون میمونش قرۃ العیون حاصل گردید

رسید قاصد آورد نامہ از در دوست
کہ گشت دیدہ منور ز صورت رقمش....

امید واثق کہ تا حصول دولت مواصلت ہم بریں و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت اسالیب مبتہج و مسرور وفا باشند کہ ایں معنی باعث اطمینان خاطر فاتر مشتاقاں تواند بود.... والسلام مع الاکرام۔

مکرر آں کہ ایں ہیچمداں و فرزند محمد صالح را در اوقات صالحات بدعوات صالحات یاد فرما باشند امید کہ درباب رزق و روزی ہیچ غلم و وسوسہ در خاطر نیارند انشاء اللہ تعالیٰ بتدریج مترقی خواھد شد.... والسلام۔

مکتوب ۱۷

برادر مہربان، عزیز از جان میاں ملا محمد احسن و ملا محمد عارف جیو مدام محفوظ و

مامون باشند بعد از سلام سنت اسلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ آنچہ نوشتہ بودند کہ معلوم نیست کہ در کار نسبت شادی ما راضی هستند یا نہ؟ برادر من ! ایں چہ حکایت است۔ فضیلت پناہ برخوردار میاں پیر محمد جان ماست و نور چشم ماست۔ برخودار میاں پیر محمد راز فرزندم محمد صالح بالاتر و زیادہ تر دوست می داریم۔ آں چہ نسبت شادی بہ برخوردارم پیر محمد نمودند آں ہمہ احسان و منت برایں فقیر نمودند و در آد میان مایان شب و روز ازیں معنی شادی و خواری است۔ حق سبحانہ و تعالی آں برادر را میاں پیر محمد راایں قدر تعظیم دادند۔ دریں زمانہ اخیر کسے نیست کہ مسکیناں را دوست وارد، ہمہ مردم بر فلوس می میرند، زہے سعادت است کہ شما بطرف دنیا ہیچ ندیدہ، نام خدارا پیش نمودہ۔۔۔ جزاکم اللہ خیرا۔ والسلام مع الاکرام۔

مکرر آں کہ آں چہ زمین شما کہ در مکان میل می باشد قدرے ازاں سید میر محمد بقا شاہ آباد کردہ است و قدرے ازاں مردم معارفجہ کوریچہ آباد ساختہ اند و بعضے مردم دراں زمین شما دعوی ملکیت می کنند، لاجرم لازم کہ کسے از شما آمدہ آں زمین خود را خلاص کردہ برود۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱۸

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از حوادث دوراں مصوّن بودہ مدام بیاد مولی تعالی محظوظ باشند آمین ! بعد اسلمہ فراواں وادعیہ بیکراں

مکشوف آں کہ خط فرحت نمط مرسول آں گرامی رسید باعث دعاگوئی گردید۔ او تعالی جل شانہ فرزند صالح معمر روزی گرداناد ! وامید کہ برائے ناچاکی اہل خانہ قدرے پوست حلیلہ کلاں و پوست بلیلہ و آملہ ہر سہ مساوی کوفتہ بیختہ و مساوی ہمہ شکر یاد کردہ ہر روز بعد خوردن طعام یک کف ازاں بخورند امید کہ تندرستی خواہد بود واحقر را دعاگوئے صمیمی تصوریدہ مدام نویسان حالات باشند کہ باعث اطمینان تواند بود۔۔۔

والسلام والاکرام

مکرر آں کہ در حویلی احقر ہمہ مردم عارضہ تپ می شود، دعا فرمایند کہ ہمہ وجوہ عافیت و تندرستی شود۔

مکرر آں کہ اہلیہ زبدۃ الاقران میاں متل آمدہ است کہ مرض سرفہ خشک عارض ست چوں از دواہا منتفع نہ شدہ پس برائے دعا خواستن میاں شہاب الدین و فتو و فیض محمد داحلیہ میاں جیل را ہموارہ کردہ سوم روز است کہ دریں جا است دعائے تھدی نمایند کہ اوشاں راحم حق تعالی شفا کامل نصیب گردانند۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۱۹

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوائے محفوظ و بیاد مولی تعالی محظوظ باشند آمین ! بعد سلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ حالات ایں حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر است و عافیت و جمعیت و

ترقی درجات و صفا وقتی آں ذات ستودہ صفات مدام مطلوب المرفوع آں کہ برائے رسیدن احوال و اوضاع و اخبار خیر فال آں جناب روز بروز انتظار و نگرانی ست لاجرم مصدع کہ تبر سیل و ترقیم احوال خیر فال خویش بصحابت کسے صادر و وارد مرحمت فرما باشند کہ ہر آئینہ ایں معنی باعث طمانیت خاطر فاتر دعا گویان تواند بود۔ والسلام والاکرام

مکتوب ۲۰

فضائل و فواضل دستگاہ، نوربصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو بباتست محفوظ و از نا باتست محفوظ بودہ مدام بیاد حق تعالیٰ مشغول باشند۔ آمین ! بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشحونہ و تاسیس قواعد ادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف ضمیر فیض تصویر آں کہ احوال و اوضاع دعاگویان ایں حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکرست و جمعیت و عافیت و صفا وقتی و ترقی درجات آں ذات گرامی مدعو و مسئول المرفوع آں کہ از شنیدن خبر کلفت اثر عارضہ تپ بہ نسبت سامی و سائر مردم اہل حویلی جمیع مردم خورد و کلاں وسواس و تردد و اضطراب تمام گردید حق سبحانہ و تعالیٰ شفا عاجل و جمعیت کامل نصیب حال گرداناد بحرمتہ النبی و آلہ الامجاد۔ جان من ! تا وصول اخبار صحت و عافیت آں گرامی ہمہ مردم اقربا بہ ایں حدود را انتظار و نگرانی بداں صوب می باشد۔ لاجرم لازم کہ بدست کسے صادر و وارد خبر خیر و عافیت آں جناب ارسال فرما

باشد کہ ہر آئینہ ایں معنی باعث اطمینان قلب و سرور تواند بود۔۔۔ والسلام

مکرر آں کہ دیروز شب شنبہ در خانہ میاں عبدالستار فرزند تولد شدہ است و دعا کنند کہ آں را حق تعالیٰ دراز عمر دارد۔

مکرر آں کہ بعضے مردم اہل حویلی را عارضہ تپ عارض است دعا فرمایند کہ شفا عاجل شود و از نیاز مند دعاگوئے برخوردار محمد صالح استدعا اولاً والسلام۔ ثانیاً معروض باد!

مکتوب ۲۱

در خدمت سراسر سعادت، مجموعہ خوبیہائے بیکراں، مصدر الحسنات، مظہر الکرامات، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوی محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند۔ آمین! بعد سلام خیر الکلام سنت حضرت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب تودو و محبت اسلوب مرسول گرامی در اسعد از منہ رسیدہ پرتوئے وصول برافروختہ بمجرد وصول صحیفہ کریمہ فرحت بر فرحت افزودہ دعاگویان مشتاقان نور آگیں گردید۔

رسید قاصد آورد نامہ از در دوست
کہ گشت دیدہ منور ز صورت رقمش

آں چہ حدیث شوق و شغف محبت کہ نوشتہ بودند حق سبحانہ و تعالیٰ نائرہ ایں

محبت و شوق را روز بروز مشتعل و مضاعف گرداند کہ فناء ہستی موہوم و محو در تجلیات صفات و ذات بدون استیلاء محبت ہیچ گونہ متصور نہ

در عشق باش مست کہ عشق ست ہرچہ ہست
بے کاروبار عشق دریں دار کار نیست
تسبیح شیخ گرچہ بے غلغلہ نمود
جز آہ رند مست حجب نور یار نیست

جان من ! اگرچہ صحبت و ہم نشینی با فقراء کبریت احمر و کیمیائے اعظم است، خوش گفت آں کہ گفت ؎

مصلحت دید من آن ست کہ یاراں ہمہ کار
بگذارند و سر طرہ یارے گیرند

اما لازم کہ حصول دولت مواصلت معنوی از کشاکش جذبات محبت در اشتغال بحق تعالی بہ چیزے دیگر مجوز نباشند کہ اویس وار غائبانہ مشمول ترقی درجات و تواتر ورود واردات سبحانی باشند و تا حصول دولت ملاقات صوری، ہم بریں و تیرہ بارسال مکاتیب خیریت اسالیب خورسند فرماباشند کہ ایں معنی باعث ازدیاد محبت و وداد تواند بود۔۔۔ والسلام از جمیع اقربا و حضار مجلس سلام بشوق بوصول باد۔ از قلت کاغذ تفصیل اسامی نمودہ نہ شد آگاہ باد!

مکتوب ۲۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ بعد سلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ انجام کار شادی برخوردار محمد صالح بتاریخ بیست و ہفتم شہر حال شب سہ شنبہ مقرر است امید کہ مہربانی کردہ بہ تاریخ مذکور مع قبائل آمدہ شریک شادی شوند و فقرا۔ آں جائے را کہ وابستگان ایں دعا گو است ہمراہ آرند۔

مکتوب ۲۳

فضائل دستگاہ نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعد سلام مشحوں بشوق تمام مکشوف آں کہ احوال و اوضاع مردم ایں جا ہمہ بخیر و عافیت است انشا۔ اللہ تعالی پس فردا روز دو شنبہ برائے تعزیت مغفور الرحمہ میاں وڈیرہ محمد جیو روانہ آں صوب خواہیم گردید۔ محبی میاں وڈیرہ شاہ محمد و عزیزان اور اہم ایں معنی اعلام نمایند والسلام

دیگر آں کہ از ناگاہ شنیدن خبر کلفت اثر مرضیہ اہل خانہ آں گرامی ہمہ مردم ایں جائے را تمام وسواس واندوہ گردیدہ پس بعد شنیدن خبر صحت و شفا آں ہا ہزاراں حمد و

شکر خدائے خواندہ شد امید کہ محفوظ باشند۔

مکتوب ۲۴

فضائل دستگاہ نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ما سوائے محفوظ دبیاد حق محظوظ باشند آمین ! بعد سلام سنت اسلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ بعد مضی ماہ مبارک رمضان عزم زیارت مرشد السالکین قطب الاقطاب حضرت مرشد جیو قدس سرہ کہ در لواری شریف است بالجزم است، دعا کنند کہ بخیریت سفر کہ بزیارت مزار مبارک فائز گردیدہ بسلامت مراجعت نمودہ شود۔۔۔۔ والسلام

مکتوب ۲۵

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ، بعد اسلمہ فراواں وادعیہ بیکراں مکشوف آں کہ احوال واوضاع فقرائے دعا گویان ایں حدود مع جمیع توابع ولواحق مستوجب محامد لا تعداد ولا تحصی است و خیر د جمعیت و عافیت و صفا وقتی آں ذات ستودہ صفات مستجمع الحسنات شب و روز مسئول و مطلوب المرفوع آں کہ بشب و روز برائے استخبار احوال واوضاع آں ذات سامی بداں صوب نگرانی ست لاجرم مصدع آں کہ تا حصول دولت مواصلت صوری بار سال حقائق خیر دقائق خویش مع جمیع توابع و لواحق و بار سال خبر خیریت و خوشحالی نوبادۂ بوستان ہدایت نور بصر معمر

میاں صدر الدین جیو طول اللہ عمرہ و عافاہ من جمیع العاہات والآفات مسرور و مبتہج وفا باشند۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۲۶

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد ہم قرین جمعیت بودہ بیاد حق مشغول باد آمین! بعد تقدیم مراتب تسلیم و تعظیم و تکریم مکشوف آں کہ چشم انتظار مدام بداں صوب نگراں است لازم کہ تا حصول دولت مواصلت بدو کلمہ محتوی حقائق خیرد قائق پے در پے مرحمت فرما باشند ک ایں معنی باعث اطمینان خاطر فاتر مشتاقان تواند بود۔۔۔ والسلام مع الاکرام

مکتوب ۲۷

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر میاں پیر محمد جیو از ماسوی محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند بعد اسلمہ مسنونہ لا تعد و لا تحصی مکشوف آں کہ محبی نور چشمی میاں عبدالجلیل برائے تفحص و جستجوئے مادہ گاہ خود در خدمت می رسد امید کہ بامشار الیہ رفاقت کماحقہ نمایند، اگر از جائے پیدا شود بہر حکمت گیرایندہ حوالہ او نمایند۔ والسلام

مکتوب ۲۸

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد بحلیہ فیوضات صوری

و معنوی محلی باد! بعد اسلمہ شوق مشحونہ وادعیہ صالحہ اجابت مقرون مکشوف آں کہ مجاری حالات ایں دعا گویان موجب مزید حمد و شکر و جمعیت و عافیت و صفاوقتی و ترقی درجات و نیل مقاصد صوری و معنوی آں ذات فائض البرکات مدام مطلوب المرفوع آں کہ احبا کہ ایں احقر را دعا گوئے صمیمی تصوریدہ دربارۂ ایں مسکین بے تسکین در اوقات مرجو الاجابات بدعوات صالحات در درگاہ مجیب الدعوات مسئلت فرمابا شند کہ ہر آئینہ ایں معنی باعث افتخار تواند بود۔۔۔۔ والسلام ثم السلام

مکرر فضائل دستگاہ برخوردار میاں محمد صالح و میاں عبدالحکیم بر کار شادی سیادت پناہ میاں سید نظر علی رخصت گرفتہ بودند آنھا رادھم روز است کہ نیامدہ اند، دربارہ ایشاں ھم دعا کنند کہ بخیریت بیائید۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۲۹

نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو بعافیت باشند بعد اسلمہ فراواں آں کہ بعد شنیدن خبر کلفت اثر اہلیہ آں گرامی ھمہ مردم حویلی مایاں را اندوہ و افسوس و تحسر و نگرانی بغایت ست لھذا آدمی برائے خبر خوشحالی و شفا کامل فرستادہ شد امید کہ خبر خوشحالی و شفا عاجل و کامل بیارد آمین یارب العالمین۔۔۔۔ والسلام۔

مکتوب ۳۰

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوائے محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند بعد سلام خیر الکلام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ احوال ایں حدود من کل الوجوہ مستوجب مزید حمد و شکر است و جمعیت و عافیت و صفا وقتی آں گرامی مدام مطلوب المرفوع آں کہ امید کہ تا حصول دولت مواصلت صوری بد و کلمہ مخبر خیرو عافیت آں جناب مسرور و متبہج فرما باشند کہ ہر آئینہ باعث اطمینان خاطر فاتر خواہد بود۔۔۔ والسلام ثم السلام۔

مکتوب ۳۱

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو سلمہ ربہ بعد اسلمہ شوق مشحونہ مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب محتوی استخبار روئداد ایں حدود مرسول آں گرامی رسید۔ جان من! روئداد ایں جائے بریں منوال کہ سیادت پناہ شاہ صاحب میاں سید علی اکبر عارب نام مردے نزد خود طلبیدہ اورہ ہمراہ ساختہ با قبائل عزم کوچیدہ رفتن در اندرون جبال می کرد پس پروانہ بنام سید مذکور بایں مضمون آمد کہ " گھر ل وکیل یک لک روپیہ و زیر را رشوت دادہ، اورا ہمراہ ساختہ بادشاہ مدظلہ، را بیست و چہار لک روپیہ دادنی نمودہ اورا از آمدن بر سندھ موقوف نمودند و شما در خانہ خود

نشستہ باشند کوچیدن موقوف سازند و نصف ازاں جملہ مبلغ دریں سال جائز و مقرر کردند و نصف دیگر در سال آیندہ" این است مضمون پروانہ کہ بنام شاہ صاحب سید علی اکبر نوشتہ بودند وھم بتاریخ سوم ایں ماہ درایں جاھیبت بنوعے بود کہ پسر بہادر خاں سلطان نام کہ بٹائی دار ایں دیھات بود شباشب بٹائی گزاشتہ رفتند و کاردار او ھم خرمن ہا بٹائی دار گزاشتہ اند۔ بعد سہ روز چوں از حیدر آباد ایں خبر خیریت شنیدہ اند پس بٹائی دار ھم باز آمدہ با جمعیت بٹائی می کنند د کاردار ہم باز آمدہ بر خرمن ہا نشستہ اند آگاہ باد۔ امید کہ حق سبحانہ و تعالی بمحض فضل عمیم خویش عاقبت خبر خوبی خواہد کرد آمین ثم آمین ثم آمین۔

مکتوب ۳۲

فضائل و کمالات دستگاہ، نور چشم، راحت روحی میاں پیر محمد جیواز ماسویٰ محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند۔ بعد سلام خیر الکلام سنت سید الانام مشحون بشوق تمام مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب بدیع الاسلوب کہ نکاۃ و دقائق آں چوں عکس انجم در آب زلال بود پر توی ورود انداختہ نشاط افزا مسرت سرائے خاطر گردید و بمضمون میمون مشحونش دماغ جان و جناں معطر و مملو گردید امید کہ تا حصول دولت مواصلت صوری ہم بریں و تیرہ بار سال خیر دقائق مسرور و مبتہج فرما باشند۔ جان من! نسخہ شرح ملا جامی کہ نزد احقر است پنج شخص کافیہ خواناں بر آں مطالعہ می کنند اگر از آنہا کشیدہ فر

ستادہ می شود تمام رنج می شوند و نسخہ شرح ملا کہ نزد حاجی مراد است آں راہم جاتے دیگر برد ند لاجرم نفر ستادہ پس دیگر نسخہ شرح ملا نزد محبی میاں محمد ابوالحسن کہ در آں حدود می باشد امید کہ اورا ازیں جانب پیغام رسانیدہ از مذکور بگیرند۔ اگر فرضاً نہ دھد پس اعلام کنذ کہ بالمشافہ از و گرفتہ شود۔۔۔ والسلام

جان من ! در خانہ احقر در ماہ شوال عاجزہ یعنی صبیہ زائیدہ است و در خانہ میاں امام الدین و در خانہ میاں عبدالحکیم فرزند زائیدہ ست و نام او میاں محمد علی نھاوند۔ آگاہ باد۔

مکتوب ۳۳

فضائل دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد جیو از ماسوائے محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند۔ آمین ! بعد اسلمہ شوق مشحونہ مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب محتوی فروخت جمیع غلہ گندم بوساطت وڈیرہ شاہ محمد بر میعاد فصل ربیع در خرمن ہا در اسعد از منہ رسید باعث رضامندی گردید ہمہ خوب کردند، جزاکم اللہ خیراً والسلام۔

مکتوب ۳۴

در خدمت صداقت و شرافت پناہ بعد اسلمہ مسنون وادعیہ شوق مشحون مشھود خاطر گرامی باد چوں محبی مشفقی کیر بہ نام از برائے خریدن قدرے غلہ بآں طرف می آید لھذا مصدع کہ مہربانی نمودہ غلہ مذکور باکفایت و بیمانہ پورہ خرید کنانیدہ حوالش

نمانید واز اجارہ وغیرہ تکالیف باوشاں رفاقت نمودہ معاف کنانیدہ بدھند کہ شکر گزار بودہ باشند۔۔۔

مکتوب ۳۵

فضائل و کمالات دستگاہ، نور بصر، راحت روحی میاں پیر محمد از ماسوای محفوظ و بیاد حق محظوظ باشند بعد تقدیم مراتب اسلمہ شوق مشحونہ وادعیہ اجابت مقرونہ مکشوف آں کہ مکتوب مرغوب اتحاد و اخلاص اسلوب در اسعد از منہ رسیدہ خاطر فاتر مشتاقاں مطمئن ساخت و بمطالع مضمون میموش مسرت و طراوت تمام روئداد۔ للہ الحمد کہ در ہر طرف خیریت ہا است و امید واثق کہ آیندہ نیز ہم بریں و تیرہ بار سال مکاتیب خیریت اسالیب خورسند فرماباشند کہ ازاں مارا ہزاراں شادمانی ست

ہمہ شب در ایں امیدم کہ نسیم صبح گاہی
پیام آشنایان بنوازد آشنا را

جھنجا ڈیج جھار منھنجا و نجی مارُئی

گرچہ دوریم زیادت قدح می نوشیم
بعد منزل نبود در سفر روحانی

السلام علیکم طبتم و اللہ معکم اینما کنتم۔۔۔از حاضران قت میاں اسمعیل و متل و عبدالحکیم و برخوردار محمد صالح و جمیع جماعت سلام باشوق تمام موصول باد!

مکتوب ۳۶

زبدۃ الاقران، مفتخر الاخوان، مصدر الحسنات، نور بصر، راحت روحی میاں متل جیو از حوادث دوران ناہموارہ کہف حمایت حافظ حقیقی جل سلطانہ مامون مصئون بودہ بیاد مولیٰ تعالیٰ محظوظ باشند آمین ! بعد اسلمہ سنیہ و تحیہ زاکیہ شوق مشحونہ وادعیہ مرضیہ اجابت مقرونہ مکشوف آنکہ آرندہ نام محب قدیم جہت فقر رنگریز بدو کلمہ سفارش بنام آں گرامی مستدعی گردیدہ لاجرم مصدع کہ نام بردہ در کاروبار دنیوی بہر حال بخود سپردہ دانند کہ در سایہ شفقت و مرحمت آں ذات ستودہ صفات آسودہ حال وفارغ البال بود در کار پیشہ خود مشغول بودہ شکر گزار و ثنا خواں بود کہ ہر آئینہ ایں معنی موجب اجر عظیم و ثواب جزیل تواند بود، زیادہ بجز وظائف دعا گوئی نرفت۔۔۔

والسلام مع الاکرام۔

مکتوب ۳۷

صداقت و شرافت دستگاہ زبدۃ الاقران وڈیرہ شاہ محمد بعد از سلام سنت اسلام مشہود آں کہ محبی خادم فقیر برائے خریدن قدرے برنج خود تاں طرف می آید لھذا مصدع کہ مہربانی نمودہ برنج مذکور باکفایت و بپیمانہ پختہ خرید کنانیدہ حوالہ فقیر مذکور نمایند کہ ازیں معنی شکر گزار بودہ باشد، زیادہ چہ تصدیع دہم حق تعالیٰ۔



مکتوب ۳۸

ذات خجستہ صفات، منبع الفیوضات، مجموعہ محاسن اخلاص میاں پیر محمد جیو ہمیشہ ماتحب و ترضی موفق داشتہ کامیاب دارین دارد، بعد تحیہ مسنون بشوق مشحون آں کہ عنایت نامہ گرامی متضمن تبلیغ تحفہ تسلیمات از طرف فضائل و کمالات دستگاہ حقائق و معارف آگاہ زبدۃ احباء فی اللہ مولوی صاحب جیو بود رسید ترقب کہ از روئے توجہات ہر وقت کہ اتفاق تحریر بداں جانب واقع گردد ازیں جانب نیز ہم ہدیہ سلام بشوق تمام و تحفہ دعوات مرقوم فرمایند۔۔۔ و السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ۔

احقر محمد مسعود احمد عفی عنہ

پرنسپل گورنمنٹ کالج

سکرنڈ (ضلع نواب شاہ، سندھ)

۱۹۷۸ء






اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ


وکونوا مع الصادقین
اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ